Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADAR Qadian
www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ
45

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

19 صفر 1439 ہجری قمری • 9 نبوت 1396 ہجری شمسی • 9 نومبر 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 نومبر 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ دیکھ میں تیرے لئے آسمان سے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا سو اُس نے ایسا ہی میرے ساتھ معاملہ کیا اور وہ نعمتیں دیں اور وہ نشان دکھلائے جو میں شمار نہیں کرسکتا اور وہ عزت دی کہ کئی لاکھ انسان میرے پاؤں پر گر رہے ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

(بقیہ ۹۲واں نشان) اور یہ حجت اُٹھانا کہ آتھم میعاد کے اندر نہیں مرا اور یہ کہ عیسائیوں نے بہت گالیاں دیں اور بہت شوخی کی تو سمجھنا چاہئے کہ کیا عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہیں دیتے ٹھٹھا نہیں کرتے اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین میں ہزاروں بلکہ لاکھوں کتابیں اب تک لکھ نہیں چکے اور ہنسی ٹھٹھے کو انتہا تک نہیں پہنچا دیا تو کیا ان بدقسمت لوگوں کی ان حرکات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مشتبہ ہوگئی یا آپ کی اِس سے کچھ رُسوائی ہوئی؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ ۚ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ یعنی کوئی ایسا رسول نہیں آیا جس سے جاہل آدمیوں نے ٹھٹھا نہیں کیا۔ دیکھنا تو یہ چاہئے کہ کیا ٹھٹھا کرنے میں وہ حق بجانب تھے یا محض شیطنت اور شرارت تھی۔ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ آتھم پیشگوئی کے مطابق چند روز زندہ رہا اور پھر پیشگوئی کے مطابق پندرہ مہینے کے اندر مر گیا اور اس کی موت کی تاخیر بوجہ اُس کے رجوع کے تھی۔ اِس بات کو دُنیا جانتی ہے کہ آتھم نے قریباً ستر آدمی کے روبرو دجّال کہنے سے رجوع کیا۔ لہٰذا خدا نے چند ماہ تک اُس کی موت میں تاخیر ڈال دی اور پھر تھوڑے دنوں کے بعد اُس کو اِس دُنیا سے اُٹھا بھی لیا کیونکہ دوسری پیشگوئی میں یہ بھی تھا کہ گو تاخیر کی گئی مگر پھر بھی آتھم پندرہ مہینے کے اندر فوت ہو جائے گا۔ چنانچہ گیارہ سال گزر گئے کہ وہ مر گیا اور میں اب تک زندہ ہوں۔ کیا آتھم نے قریباً ستر آدمیوں کے روبرو دجّال کہنے سے رجوع نہیں کیا؟ پھر ضرور نہ تھا کہ اُس کو کسی قدر تاخیر دی جاتی؟ میں اس خیال سے حیرت کے دریا میں ڈوب جاتا ہوں کہ اس صاف اور صریح پیشگوئی کا کیوں انکار کرتے ہیں۔ آخر کہنا پڑتا ہے کہ جن دلوں پر پردے ہیں وہ سیدھی بات کو بھی نہیں سمجھتے اور مسلمان کہلا کر پھر عیسائیوں کو مدد دیتے ہیں اور وعید لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ سے نہیں ڈرتے۔ کوئی انسان دروغ اور افترا سے فتح یاب نہیں ہوسکتا۔ دروغ گو کا انجام ذلّت اور رسوائی ہے اور سچائی کی آخر فتح ہے۔

عبدالحق کے ساتھ مباہلہ کرنے کے بعد جس قدر تائید اور نصرت الٰہی کے مجھے الہام ہوئے اور جس طرح عظمت اور شوکت سے وہ پورے ہوئے وہ تمام حال میری اُن تمام کتابوں میں بھرا پڑا ہے جو مباہلہ کے بعد لکھی گئی ہیں جو چاہے دیکھ لے۔ مجھے بار بار اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں صرف مختصر طور پر کہتا ہوں کہ بمجرد اس کے کہ میں مباہلہ کر کے اپنے مکان پر آیا اُسی وقت تائید اور نصرت الٰہی کے الہام شروع ہو گئے۔ اور خدا نے متواتر بشارتیں مجھے دیں اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں دنیا میں تجھے ایک بڑی عزّت دوں گا۔ تجھے ایک بڑی جماعت بناؤں گا اور بڑے بڑے نشان تیرے لئے دکھلاؤں گا اور تمام برکات کا تیرے پر دروازہ کھولوں گا۔ چنانچہ ان پیشگوئیوں کے مطابق کئی لاکھ آدمی میری جماعت میں داخل ہوا جو اس راہ میں اپنی جان قربان کرتے ہیں اور اُس وقت سے آج تک دو لاکھ سے بھی زیادہ روپیہ آیا۔ اور اس قدر ہر ایک طرف سے تحائف آئے کہ اگر وہ سب جمع کئے جاتے تو کئی کوٹھے اُن سے بھر جاتے اور مخالف لوگوں نے میرے پر مقدمے اُٹھائے اور مجھے ہلاک کرنا چاہا لیکن سب کے مُنہ کالے ہوئے اور ہر ایک مقدمہ میں انجام کار میری عزت اور اُن کی نامرادی تھی اور مباہلہ کے بعد تین لڑکے بھی میرے پیدا ہوئے اور مجھے خدا نے عزت کے ساتھ اسی دنیا میں شہرت دی کہ ہزار ہا لوگ ذی عزت میری جماعت میں داخل ہوئے۔ یقیناً یاد رکھو کہ ہر ایک شخص جس کو اِس بات پر اطلاع ہوگی کہ مباہلہ کے پہلے میری عزت کیا تھی اور کس قدر میری جماعت تھی اور کیا میری آمدنی تھی اور اولاد میری کس قدر تھی پھر بعد اس کے کیا ترقی ہوئی اُس کو گو کیسا ہی دشمن ہو ماننا پڑے گا کہ مباہلہ کے بعد خدا نے برکت پر برکت دینے سے میری سچائی کی گواہی دی۔ اب عبدالحق سے پوچھنا چاہئے کہ اُس کو مباہلہ کے بعد کونسی برکت ملی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک کھلا کھلا معجزہ ہے اور قریب ہے کہ اندھا بھی اُس کو دیکھ لے مگر افسوس اُن لوگوں پر کہ جو رات کو دیکھتے ہیں اور دن کو اندھے ہو جاتے ہیں۔ مباہلہ کے دن سے آج تک مجھ پر فضل کی بارشیں ہو رہی ہیں اور جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ دیکھ میں تیرے لئے آسمان سے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ سو اُس نے ایسا ہی میرے ساتھ معاملہ کیا اور وہ نعمتیں دیں اور وہ نشان دکھلائے جو میں شمار نہیں کرسکتا۔ اور وہ عزت دی کہ کئی لاکھ انسان میرے پاؤں پر گر رہے ہیں۔

۹۳۔ ترانواں نشان۔ اپنے امور وراثت کے متعلق ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض غیر قابض جدّی شرکاء نے جو قادیان کی ملکیت میں ہمارے شریک تھے دخل یابی کا دعویٰ عدالت گورداسپور میں کیا تب میں نے دعا کی کہ وہ اپنے مقدمہ میں ناکام رہیں۔ اِس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا اُجِیۡبُ کُلَّ دُعَآئِكَ اِلَّا فِیۡ شُرَکَآءِكَ یعنی میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارہ میں نہیں۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ اسی عدالت میں یا انجام کار کسی اور عدالت میں مدعی فتح پا جائیں گے یہ الہام اِس قدر زور سے ہوا تھا کہ میں نے سمجھا کہ شاید قریب محلہ کے لوگوں تک آواز پہنچی ہوگی اور میں جناب الٰہی کے اس منشاء سے مطلع ہو کر گھر میں گیا اور میرے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم اُس وقت زندہ تھے میں نے روبرو تمام گھر کے لوگوں کے سب حال اُن کو کہہ دیا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ اب ہم مقدمہ میں بہت کچھ خرچ کر چکے ہیں اگر پہلے سے کہتے تو ہم مقدمہ نہ کرتے مگر یہ عذر اُن کا محض سرسری تھا اور اُن کو اپنی کامیابی اور فتح پر یقین تھا چنانچہ پہلی عدالت میں تو اُن کی فتح ہوگئی۔ مگر چیف کورٹ میں مدعی کامیاب ہو گئے اور تمام عدالتوں کا خرچہ ہمارے ذمہ پڑا اور علاوہ اس کے وہ روپیہ جو پیروی مقدمہ کے لئے آپ قرضہ اُٹھایا تھا وہ بھی دینا پڑا اس طرح پر کئی ہزار روپیہ کا نقصان ہوا اور میرے بھائی کو اِس سے بڑا صدمہ پہنچا کیونکہ میں نے اُن کو کئی مرتبہ کہا تھا کہ شرکاء نے اپنا حصہ میرزا اعظم بیگ لاہوری کے پاس بیچا ہے آپکا حق شفعہ ہے روپیہ دے کر لے لو۔ مگر انہوں نے اِس بات کو قبول نہ کیا اور وقت ہاتھ سے نکل گیا اس لئے اس بات پر پچھتاتے رہے کہ کیوں ہم نے الہام الٰہی پر عمل نہ کیا یہ واقعہ اس قدر مشہور ہے کہ پچاس آدمی کے قریب اس واقعہ کو جانتے ہیں کیونکہ یہ الہام بہت سے لوگوں کو سُنایا گیا تھا جن میں سے بعض ہندو بھی ہیں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 252 تا 255)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

عبادات میں فرض نمازیں سب سے اہم ہیں جن پر تمام احمدی گھرانوں کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے
اس لئے خود بھی نمازوں کی پابندی کریں اور اولاد کو بھی اس کی عادت ڈالیں

اپنی سوچ اور دلچسپیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی تعلیمات کے تابع بنائیں اور اپنے اوقات کا مفید استعمال کیا کریں
نئی ایجادات میں بہت سی لغویات ہیں مثلاً انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال عام ہوتا جارہا ہے، اس لئے ان سے خود بھی بچیں اور اپنے بچوں کو بھی بچا کر رکھیں

ایم.ٹی.اے دیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی اس سے مانوس کریں۔ میرے خطبات گھروں میں اکٹھے بیٹھ کر سنا کریں
اور بعد میں بچوں سے کچھ پوچھ بھی لیا کریں تا کہ اگلی دفعہ وہ زیادہ غور سے سنیں

میری نصائح کو یاد رکھیں اور اُن پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع منعقدہ اکتوبر 2017 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی **پیغام**

لندن

MA 10-09-2017

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت!   السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

الحمد للہ کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اجتماع میں شریک سب پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ آمین۔ مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

یہ زمانہ مادہ پرستی کا زمانہ ہے جس میں احکام الٰہی کو پسِ پشت ڈال دیا گیا ہے۔ مذہب اور خدا کے تصور کا مذاق اڑایا جاتا اور اُسے جہالت کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو اپنے نور سے منور کر کے اس زمانے کا نبی بنا کر بھیجا آپ کو اُسے ماننے کی سعادت نصیب ہوئی اور خلافت احمدیہ سے وابستگی کی توفیق ملی۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہے جس کے شکرانے کیلئے ضروری ہے کہ آپ کا ایمان مضبوط ہو۔ اعمال صالحہ بجالاتی رہیں اور اُن صفات کو اپنائیں جو قرآن کریم نے رحمان خدا کے بندوں کی بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ زمین پر فروتنی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ اُن میں تکبر اور غرور نہیں ہوتا۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ذرا ذرا سی بات پر ان کے جذبات بھڑک جاتے ہیں۔ اختلافِ رائے پر غصہ میں آجاتے ہیں۔ یہ باتیں اخلاق پر اثر انداز ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ نیکیوں کو کھا جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”رحمٰن کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں کہ جو زمین پر بردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں یعنی بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں۔“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 449 حاشیہ)

پس ایک احمدی کا کردار فسادوں کو دُور کرنا ہے۔ اگر ہر احمدی عورت اس کو سمجھ لے تو آپس کی لڑائیاں اور رنجشیں دُور ہو جائیں گی اور باہم صلح صفائی اور ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کرنے کے جذبات پیدا ہوں گے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کے ذمہ اگلی نسلوں کی تربیت اور ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا کام ہے جس کا بہترین ذریعہ عبادات کا قیام ہے۔ عبادات سے ایمان کی مضبوطی ہوتی ہے۔ قرآن شریف میں تو انسان کی پیدائش کی غرض ہی عبادت بیان کی گئی ہے اور عبادات میں بھی فرض نمازیں سب سے اہم ہیں جن پر تمام احمدی گھرانوں کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس لئے خود بھی نمازوں کی پابندی کریں اور اولاد کو بھی اس کی عادت ڈالیں۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ دعاؤں کو بھی اپنا شعار بنائیں کیونکہ رحمان خدا کے بندوں کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔“
(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 232)

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اپنی سوچ اور دلچسپیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی تعلیمات کے تابع بنائیں اور اپنے اوقات کا مفید استعمال کیا کریں۔ نئی ایجادات میں بہت سی لغویات ہیں مثلاً انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال عام ہوتا جارہا ہے۔ لوگ موبائل فون پر اور آن لائن Chatting میں ہر وقت مصروف دکھائی دیتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ مومن لغویات سے پرہیز کرتے ہیں۔ اس لئے ان سے خود بھی بچیں اور اپنے بچوں کو بھی بچا کر رکھیں۔ اسی طرح ٹی.وی چینلز کی بھی بہتات ہے۔ یہ سب شیطان کے حملوں میں سے ہیں جو اخلاق اور روحانیت کو تباہ کرتے ہیں۔ اس لئے نئی ایجادات کے غلط استعمال سے سب احمدیوں کو خوب محتاط رہنا چاہئے۔ ہمیشہ سوچیں کہ جب آپ نے احمدیت کو سچا سمجھ کر مانا ہے تو ان تمام باتوں سے بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہئے جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ آپ انہی ایجادات کا مفید استعمال کر کے دینی اور روحانی ترقی کرسکتی ہیں۔ جماعت کی ویب سائٹ alislam پر دینی علوم کا خزانہ موجود ہے اس سے اپنا علم بڑھائیں۔ عقائد اور دلائل سیکھیں۔ اسی طرح ایم.ٹی.اے دیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی اس سے مانوس کریں۔ میرے خطبات گھروں میں اکٹھے بیٹھ کر سنا کریں اور بعد میں بچوں سے کچھ پوچھ بھی لیا کریں تا کہ اگلی دفعہ وہ زیادہ غور سے سنیں۔ یاد رکھیں کہ اس زمانہ میں خلافت علی منہاج النبوۃ کا اجراء اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور خلیفۂ وقت کی آواز میں غیر معمولی تاثیر بھی اُسی نے پیدا فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے احمدی جو خلافت سے گہری محبت اور بے انتہا عقیدت و اخلاص کا تعلق رکھتے ہیں جب خلیفۂ وقت کی زبان سے براہِ راست نصائح سنتے ہیں تو اُن سے نہایت نیک اثر لیتے ہیں۔ وہ ان باتوں پر عمل کر کے روحانی ترقی کرتے ہیں اور اُن کے بچوں کی تربیت کا کام بھی بہت آسان ہو جاتا ہے۔

پس میری ان نصائح کو یاد رکھیں اور اُن پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ اللہ کرے کہ آپ پہلے سے بڑھ کر اپنی تربیت کی طرف توجہ دینے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والی ہوں اور اپنی نسلوں کو سنبھالنے والی ہوں۔ آمین۔

والسلام خاکسار

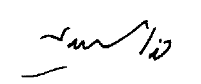

خلیفۃ المسیح الخامس

خطبہ جمعہ

آج ہم دیکھتے ہیں تو سب سے زیادہ فساد کی حالت مسلمان ممالک میں ہے، مسلمان گروہوں میں ہے، ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پر سرگرم ہیں
ہر ایک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو پڑھتا ہے اور دوسرے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے والے کا خون کرتا ہے۔ اس کا حق مارتا ہے۔ کسی بھی ذریعہ سے اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے
کیا یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے جس پر یہ لوگ عمل کر رہے ہیں؟ کیا یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ ہے جس کی یہ لوگ پیروی کر رہے ہیں؟
آجکل تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جگہ دنیا داری غالب ہے، اگر مذہب کا نام بھی لیتے ہیں تو سیاست چمکانے کیلئے اور اپنے زُعم میں اپنی حکومتیں قائم کرنے کیلئے یا بچانے کیلئے

کیا اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرے اس کا یہی حال ہوتا ہے جو آجکل کے مسلمانوں کا ہے۔ علماء جن کو عامّۃ المسلمین عام طور پر اللہ تعالیٰ کا پیارا سمجھتے ہیں
اس کے قریب سمجھتے ہیں، وہ سب سے زیادہ دنیا میں فساد پیدا کر رہے ہیں۔ اب تو خود پاکستان میں بعض تجزیہ نگار اور کالم نویس اخباروں میں بھی لکھنے لگ گئے ہیں
دوسرے میڈیا پر بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ مسلمانوں کی یہ حالت ان نام نہاد علماء نے ایسی کر دی ہے۔ پس اس وقت مسلمان علماء کی عمومی حالت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ
کوئی قرآن اور سنت کی حقیقت بتانے والا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق بھیج دیا ہے۔ لیکن علماء نہ خود اس کی بات سننا چاہتے ہیں، نہ عوام کو سننے دیتے ہیں
بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کے خلاف کفر کے فتوے دے کر ایک عمومی خوف و ہراس اور فتنہ و فساد کی صورت پیدا کر دی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارفع و اعلیٰ مقام اور آپ کی کامل اتباع کے نتیجہ میں ملنے والے مراتب کا بصیرت افروز اور روح پرور تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20 اکتوبر 2017ء بمطابق 20 اخاء 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حوالہ پڑھا تھا جس میں آپ نے مسلمانوں کی عمومی حالت کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر ان کی یہ حالت نہ ہو گئی ہوتی اور وہ حقیقتِ اسلام سے بکلّی دُور نہ جا پڑے ہوتے تو پھر میرے آنے کی ضرورت کیا تھی۔ ان لوگوں کی ایمانی حالتیں بہت کمزور ہو گئی ہیں اور وہ اسلام کے مفہوم اور مقصد سے محض ناواقف ہیں۔ پھر آگے آپ نے یہ بھی فرمایا تھا (اس کا پہلے ذکر نہیں ہوا تھا) کہ

''یہ لوگ سمجھتے نہیں کہ ہم میں کون سی بات اسلام کے خلاف ہے۔ ہم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہیں''۔ یعنی مسلمان عمومی طور پر سمجھتے ہیں کہ ہم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہیں'' اور نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور روزے کے دنوں میں روزے بھی رکھتے ہیں اور زکوۃ بھی دیتے ہیں''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''مگر مَیں کہتا ہوں کہ ان کے تمام اعمال اعمالِ صالحہ کے رنگ میں نہیں ہیں ورنہ اگر یہ اعمال صالحہ ہیں تو پھر ان کے پاک نتائج کیوں پیدا نہیں ہوتے؟ اعمال صالحہ تو تب ہو سکتے ہیں کہ وہ ہر قسم کے فساد اور ملاوٹ سے پاک ہوں لیکن ان میں یہ باتیں کہاں ہیں؟''

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 343، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آج ہم دیکھتے ہیں تو سب سے زیادہ فساد کی حالت مسلمان ممالک میں ہے۔ مسلمان گروہوں میں ہے۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پر سرگرم ہیں۔ ہر ایک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو پڑھتا ہے اور دوسرے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے والے کا خون کرتا ہے۔ اس کا حق مارتا ہے۔ کسی بھی ذریعہ سے اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے، کیا یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے جس پر یہ لوگ عمل کر رہے ہیں؟ کیا یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ ہے جس کی یہ لوگ پیروی کر رہے ہیں؟ آجکل تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جگہ دنیا داری غالب ہے۔ اگر مذہب کا نام بھی لیتے ہیں تو سیاست چمکانے کے لئے اور اپنے زُعم میں اپنی حکومتیں قائم کرنے کے لئے یا بچانے کے لئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے بارے میں تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ سنہری حروف میں لکھا جانے والا بیان ہے کہ ''کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن'' (مسند امام احمد بن حنبل، جلد 8 صفحہ 305، حدیث 25816 مسند عائشہؓ مطبوعہ عالم الکتب العلمیۃ بیروت 1998ء) کہ آپ کی سیرت اور آپ کے معمولات کا پتہ کرنا ہے تو قرآن کریم آپ کی سیرت کی تفصیل ہے اسے پڑھو۔ اور یہ نمونے آپ نے اس لئے قائم فرمائے کہ آپ کو ماننے والے مومن اس پر عمل کریں۔ صرف نعرے لگانے کے لئے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ میرے سے حقیقی تعلق صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے قائم نہیں ہوگا بلکہ میری محبت کو حاصل کرنا ہے تو پھر میرے محبوب رسول کی پیروی کرو۔ اس کے اُسوہ کو اپناؤ تو میرے پیارے بن جاؤ گے۔ تمہیں وہ مقام مل جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی قربت کا مقام ہے ورنہ تمہارے نعرے کھوکھلے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران: 32) کہ تُو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

کیا اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرے اس کا یہی حال ہوتا ہے جو آجکل کے مسلمانوں کا ہے۔ علماء جن کو عامّۃ المسلمین عام طور پر اللہ تعالیٰ کا پیارا سمجھتے ہیں، اس کے قریب سمجھتے ہیں، وہ سب سے زیادہ دنیا میں فساد پیدا کر رہے ہیں۔ اب تو خود پاکستان میں بعض تجزیہ نگار اور کالم نویس اخباروں میں بھی لکھنے لگ گئے ہیں، دوسرے میڈیا پر بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ مسلمانوں کی یہ حالت ان نام نہاد علماء نے ایسی کر دی ہے۔ پس اس وقت مسلمان علماء کی عمومی حالت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کوئی قرآن اور سنت کی حقیقت بتانے والا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق بھیج دیا ہے۔ لیکن علماء نہ خود اس کی بات سننا چاہتے ہیں، نہ عوام کو سننے دیتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کے خلاف کفر کے فتوے دے کر ایک عمومی خوف و ہراس اور فتنہ و فساد کی صورت پیدا کر دی ہے۔

یہ الزام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہر روز لگتا ہے کہ آپ نے نعوذ باللہ دنیاوی خواہشات کی تکمیل اور اپنی بڑائی کے لئے جماعت کا قیام کیا ہے۔

بہرحال ہم جانتے ہیں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی تجدید و تکمیل اشاعت کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا تھا۔ قرآن کریم کے علوم و معارف کا فہم و ادراک آپ کے ذریعہ سے ہی ہمیں حاصل ہوا۔ آپ نے ہر موقع پر قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائی۔ چنانچہ اس آیت قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کو مختلف مواقع پر مختلف زاویوں اور معانی کے ساتھ آپ نے پیش فرمایا اور یہی وہ باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلا کر، اس کا پیارا بنا کر فتنہ و فساد کی حالت سے نکالنے والی بن سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے لئے اپنی بقا کو قائم رکھنے کے لئے، اپنے ملکوں میں امن قائم رکھنے کے لئے، اسلام کی شان و شوکت کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے کوئی اور راستہ نہیں۔ نیک نتائج اس وقت قائم ہوں گے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی پیروی ہوگی ورنہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا نعرہ بھی کھوکھلا ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا نعرہ بھی کھوکھلا ہے۔

اس وقت مَیں نے اس آیت کی تشریح میں بعض اقتباسات لئے ہیں جو آپ نے فرمائے۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

''مسلمانوں میں اندرونی تفرقہ کا موجب بھی یہی حُبّ دنیا ہی ہوئی ہے۔ کیونکہ اگر محض اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہوتی تو آسانی سے سمجھ میں آ سکتا تھا کہ فلاں فرقے کے اصول زیادہ صاف ہیں اور وہ انہیں قبول کر کے ایک ہو جاتے۔ اب جبکہ حُبِّ دنیا کی وجہ سے یہ خرابی پیدا ہو رہی ہے تو ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان کہا جا سکتا ہے جبکہ ان کا قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا تھا: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی (کہو) اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو

دوست رکھے گا‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ’’اب اس حُبُّ اللہ کی بجائے اور اِتّباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے حُبُّ الدنیا کو مقدم کیا گیا ہے۔کیا یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اِتّباع ہے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیادار تھے؟ کیا وہ (نعوذ باللہ) سود لیا کرتے تھے؟ یا فرائض اور احکامِ الٰہی کی بجا آوری میں غفلت کیا کرتے تھے؟ کیا آپ میں معاذ اللہ نفاق تھا، مداہنہ تھا؟ دنیا کو دین پر مقدم کرتے تھے؟ غور کرو! اِتّباع تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلو اور پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کیسے کیسے فضل کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 8 صفحہ 348 تا 349، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

لیکن آجکل عملی طور پر جو مسلمانوں کی حالت ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی جو فعلی شہادت اس کے خلاف ہے وہ اس بات کی گواہ ہے کہ اُن کا یہ برا حال ہو رہا ہے۔ ملک ملک لڑ رہے ہیں۔غیروں کے پاس جا کر ہم مسلمان ممالک دوسرے مسلمان ممالک کے خلاف لڑنے کے لئے بھیک مانگتے ہیں۔

اب گزشتہ دنوں امریکہ کے صدر نے جو ایران کے خلاف دوبارہ پابندیاں لگانے کا ایک اعلان کیا اور اس کے اوپر کام ہو رہا ہے اس پہ سارا یورپ، یورپی یونین، دوسرے ممالک اس کے خلاف ہیں۔اور یہاں انگلستان میں ایک انگریز کالم لکھنے والے نے لکھا کہ امریکہ کے صدر کی اس حرکت پر ساری دنیا خلاف ہے سوائے تین ممالک ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ امریکہ بڑا اچھا کر رہا ہے۔ ایک تو امریکہ خود، ایک اسرائیل اور ایک سعودی عرب۔اب سعودی عرب مسلمان ملک کے خلاف ایک غیر مسلم ملک کو جنگ کرنے کی اجازت دے رہا ہے بلکہ اس کا ساتھ دے رہا ہے۔تو یہ حالات ہیں مسلمانوں کے۔اور اسی کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچا ہے کہ تم لوگ تو پھٹے ہوئے ہو۔اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کس طرح حاصل کر سکتے ہو۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ حقیقی نیکی انسان کس طرح کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو انسان کس طرح حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات سے کس طرح فیضیاب ہو سکتا ہے۔اور آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ انعامات کس طرح ملے؟ آپ کے خلاف یہ فتوے دیئے جاتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے انحراف کرنے والے ہیں۔آپ اسلام کی تعلیم سے ہی انحراف کرنے والے ہیں۔آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں سچ کہتا ہوں (اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں) کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں‘‘۔ (اعلیٰ درجہ کا جو تزکیہ نفس ہوتا ہے ایک مقام پر انسان پہنچتا ہے تبھی اللہ تعالیٰ سے انعامات و برکات ملتے ہیں۔کشوف ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مکالمہ ہوتا ہے۔فرمایا کہ)’’جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِتّباع میں کھویا نہ جائے اور اس کا ثبوت خود خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے: قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ اور خدا تعالیٰ کے اس دعویٰ کی عملی اور زندہ دلیل‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ’’مَیں ہوں‘‘ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 204، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔اس زمانے میں مجھ سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے اس لئے کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں کھویا گیا۔آپ کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ نے پھر محبت کا سلوک کیا۔

پس آپ پر الزام لگانے والوں کے الزام کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو گرایا ہے۔ جبکہ آپ تو فرما رہے ہیں کہ جو مقام مجھے ملا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت اور آپ کی کامل پیروی کے ذریعہ سے ملا۔جس کو دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام گرانے والا سمجھتی ہے وہی حقیقی عاشق صادق ہے جس نے حقیقی پیروی کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ایسا نوازا کہ اپنے حبیب سے محبت کرنے کی وجہ سے اپنا بھی محبوب بنا لیا۔

اس کامل پیروی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جو کام آپکے سپرد فرمایا اس کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ مَیں آنحضرت ﷺ کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے۔لیکن جن کی آنکھوں پر پٹّی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 14، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک جگہ اس آیت کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کی کہ:

’’ان کو کہہ دو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ محبوبِ الٰہی بن جاؤ اور تمہارے گناہ بخش دیئے جاویں تو اس کی ایک ہی راہ ہے کہ میری اطاعت کرو‘‘۔ (یہ جو آیت ہے اس کا ترجمہ ہے۔) آپ فرماتے ہیں’’کیا مطلب کہ میری پیروی ایک ایسی شئے ہے جو رحمت الٰہی سے نا امید ہونے نہیں دیتی۔گناہوں کی مغفرت کا باعث ہوتی اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے‘‘۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی جو ہے وہ کی جائے تو وہ گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتی ہے اور نہ صرف یہ بلکہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ’’اور تمہارا یہ دعویٰ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اسی صورت میں سچا اور صحیح ثابت ہوگا کہ تم میری پیروی کرو‘‘۔ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو) فرماتے ہیں کہ’’اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے کسی خود تراشیدہ طرزِ ریاضت و مشقت اور جَپ تَپ سے اللہ تعالیٰ کا محبوب اور قربِ الٰہی کا حقدار نہیں بن سکتا۔ انوار و برکاتِ الٰہیہ کسی پر نازل نہیں ہو سکتیں جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کھویا نہ جاوے۔اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گم ہو جاوے اور آپ کی اطاعت اور پیروی میں ہر قسم کی موت اپنی جان پر وارد کر لے اس کو وہ نورِ ایمان، محبت اور عشق دیا جاتا ہے جو غیر اللہ سے رہائی دلا دیتا ہے اور گناہوں سے رستگاری اور نجات کا موجب ہوتا ہے۔ اِسی دنیا میں وہ ایک پاک زندگی پاتا ہے اور نفسانی جوش و جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے نکال دیا جاتا ہے۔اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے۔‘‘ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ)’’اَنَا الۡحَاشِرُ الَّذِیۡ یُحۡشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیۡ۔ یعنی میں وہ مُردوں کو اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں‘‘۔ (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 183، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ روحانی مُردوں کو زندہ کرنے والے ہیں۔آپ کے پیچھے چلنے والے اللہ تعالیٰ کے محبوب بننے والے ہیں۔

پھر ایک جگہ آپ اس کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ:

’’سعادتِ عُظمٰی کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاوے۔ جیسا کہ اس آیت میں صاف فرما دیا ہے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی آؤ میری پیروی کرو تا کہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے۔اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ رسمی طور پر عبادت کرو۔اگر حقیقتِ مذہب یہی ہے تو پھر نماز کیا چیز ہے۔اور روزہ کیا چیز ہے۔خود ہی ایک بات سے رکے اور خود ہی کر لے‘‘۔ (رسمی نمازیں نہیں ہیں۔نمازیں اس طرح ادا کرو جو اُن کا حق ہے۔جو ان کے اوقات ہیں اس کی پابندی کرنی ضروری ہے اور پھر اس طرح عبادت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوئے ہو ورنہ تو یہ ساری رسمی عبادتیں ہیں)۔فرمایا کہ’’اسلام محض اس کا نام نہیں ہے۔اسلام تو یہ ہے کہ بکرے کی طرح سر رکھ دے۔جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا مرنا، میرا جینا، میری نماز، میری قربانیاں اللہ ہی کے لئے ہیں اور سب سے پہلے مَیں اپنی گردن رکھتا ہوں‘‘۔ (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 186، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس حقیقی پیروی کرنے والے اپنی عبادتوں کے بھی معیار بلند کرتے ہیں۔پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ اس لحاظ سے بھی ہمیں ضرورت ہے ورنہ ہمارا بھی پیروی کا دعویٰ کھوکھلا دعویٰ ہے۔

پھر آپ ﷺ کے کامل موحّد ہونے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ ’’اے رسول! تُو ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اِتّباع کرو‘‘۔ (یہ آیت کا ترجمہ ہے) فرمایا کہ’’اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا‘‘۔ فرماتے ہیں کہ’’آنحضرت ﷺ کی کامل اِتّباع انسان کو محبوب الٰہی کے مقام تک پہنچا دیتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کامل موحّد کا نمونہ تھے‘‘۔ (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 115، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) یعنی اب آپ اس سے یہ استنباط کر رہے ہیں، یہ دلیل دے رہے ہیں کہ آپ کامل موحّد تھے۔اس مقام پر پہنچے ہوئے تھے جس پہ اور کوئی نہیں پہنچ سکتا۔اسی لئے عبادت کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہی نمونہ ٹھہرایا جس طرح دوسرے اخلاق فاضلہ کے بارے میں۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ کی محبت کامل طور پر انسان اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور طرزِ عمل کو اپنا رہبر اور ہادی نہ بناوے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کی بابت فرمایا ہے: قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ ۔یعنی محبوبِ الٰہی بننے کے لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِتّباع کی جاوے۔ سچی اِتّباع آپ کے اخلاق فاضلہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرنا ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 87، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایک تو عبادت کے رنگ ہیں۔ایک دوسرے اخلاق فاضلہ کے رنگ ہیں۔اور سچی اِتّباع کا مطلب ہی یہی ہے کہ جو اخلاقِ فاضلہ ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے وہ ان میں پیدا کی جائیں جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کَانَ خُلُقُہُ الۡقُرۡاٰن۔ کہ آپ کے اخلاق فاضلہ اگر دیکھنے

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ در گور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

ہیں تو قرآن کریم پڑھ لو۔ وہی اس کی تفسیر ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی ہمیں قرآن کریم پڑھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اوروں کو کہنے سے پہلے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ہم نے کس حد تک قرآن کریم کو اپنا دستور العمل بنایا ہے۔ یہ بیعت کا حصہ بھی ہے۔ سچائی کو ہم نے کس حد تک قائم کیا ہے۔ انصاف کو ہم کس حد تک قائم کرنے والے ہیں۔ لوگوں کے حقوق دینے میں ہم کس حد تک کوشش کرنے والے ہیں۔

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ہر ایک شخص کو خود بخود خدا تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی طاقت نہیں ہے اس کے واسطے واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس واسطے جو آپ کو چھوڑتا ہے وہ کبھی بامراد نہ ہوگا۔ انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ (الزمر: 54) (یعنی کہہ دے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔) فرمایا کہ ’’اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو۔ سب حکموں پر کاربند رہو۔ جیسے کہ حکم ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ یعنی اگر تم خدا تعالیٰ سے پیار کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے فرمانبردار بن جاؤ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں فنا ہو جاؤ تب خدا تم سے محبت کرے گا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 321 تا 322، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس انتہائی گنہگار بھی استغفار کرنے والا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اگر حقیقت میں اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کرنا چاہے تو پھر خدا تعالیٰ کا پیارا بن سکتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اللہ تعالیٰ کے خوش کرنے کا ایک یہی طریق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی فرمانبرداری کی جاوے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات میں گرفتار ہیں۔ کوئی مرجاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کی جاتی ہیں۔ حالانکہ چاہئے کہ مُردہ کے حق میں دعا کریں۔ رسومات کی بجا آوری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف مخالفت ہی نہیں ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کی جاتی ہے‘‘۔ جو نئی نئی رسمیں پیدا کرلی ہیں یہ صرف آپ کے حکم کی خلاف ورزی ہی نہیں ہے بلکہ یہ ایک لحاظ سے آپ کی ہتک ہے۔ اب جنہوں نے ہتک رسول کے قانون پاس کئے ہوئے ہیں وہ سب سے بڑھ کے ان بدعات میں ملوّث ہیں۔ یہ ہتک کس طرح کی جاتی ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ ’’.....گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کافی نہیں سمجھا جاتا اور اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات کے گھڑنے کی کیوں ضرورت پڑتی۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 440، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ان لوگوں کو جو ہمارے خلاف کفر کے فتوے دیتے ہیں اپنے گریبان میں جھانکنے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اس اتباع کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا‘‘۔ آپ فرماتے ہیں ’’پس اب اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ جب تک انسان کامل متبع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ سے فیوض و برکات پا نہیں سکتا اور وہ معرفت اور بصیرت جو اس کی گناہ آلود زندگی اور نفسانی جذبات کی آگ کو ٹھنڈا کر دے عطا نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ ہیں جو عُلَمَآءُ اُمَّتِيْ کے مفہوم کے اندر داخل ہیں‘‘۔

(ملفوظات، جلد 8، صفحہ 96 تا 97، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اگر نفسانی جذبات کو ٹھنڈا کرنا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کی ضرورت ہے۔ آپ کے اسوہ پر چلنے کی ضرورت ہے۔ حقیقی معرفت اور بصیرت اللہ تعالیٰ کی حاصل کرنی ہے، اس کا محبوب بننا ہے تو آپ کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے۔ گناہ آلود زندگی سے نجات پانی ہے تو آپ کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے۔ اور جو لوگ یہ کرتے ہیں وہ اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمّت کے علماء، بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔

(الموضوعات الکبریٰ از ملا علی قاری، صفحہ 159، حدیث 614 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

لیکن آجکل کے علماء اس میں شامل نہیں ہیں۔ یہ وہ مقام نہیں پانے والے۔ کیونکہ یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری فیض کے قائل ہی نہیں ہیں۔ یہ سمجھتے ہی نہیں کہ اس سے فیض مل سکتا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مقام تو یہ تھا کہ آپ محبوب الٰہی تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو بھی اس مقام پر پہنچنے کی راہ بتائی۔ جیسا کہ فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ یعنی ان کو کہہ دو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ محبوب الٰہی بن جاؤ تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا‘‘ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا۔) فرماتے ہیں کہ ’’اب غور کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع محبوب الٰہی تو بنا دیتی ہے پھر اور کیا چاہئے؟‘‘

(ملفوظات، جلد 8، صفحہ 65، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’جو شخص یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نجات ہو سکتی ہے وہ جھوٹا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو بات ہم کو سمجھائی ہے وہ بالکل اس کے برخلاف ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کہ اے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تم خدا تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے۔ بغیر متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا۔ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بُغض رکھتے ہیں ان کی کبھی خیر نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 435-434۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ ہے ہمارے ایمان کا حصہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارہ میں ایک عیسائی سے آپ کی بحث ہو رہی تھی۔ سوال جواب ہو رہے تھے۔ اس عیسائی نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقام کے بارے میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے بارے میں یہ کہتے ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ ’’میرے پاس آؤ تم جو تھکے اور ماندہ ہو کہ میں تمہیں آرام دوں گا‘‘ اور یہ (بھی کہا عیسیٰ علیہ السلام نے) کہ ’’میں روشنی ہوں اور میں راہ ہوں۔ میں زندگی اور راستی ہوں۔‘‘ (یعنی میں روشنی ہوں۔ میں رستہ دکھانے والا ہوں۔ میں زندگی دینے والا ہوں۔ میرے پاس آؤ۔ تو عیسائی نے سوال کیا کہ) ’’کیا بانی اسلام (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ کلمات یا ایسے کلمات کسی جگہ اپنی طرف منسوب کئے ہیں؟‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ’’قرآن شریف میں صاف فرمایا گیا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے‘‘۔ فرمایا کہ ’’یہ وعدہ کہ میری پیروی سے انسان خدا کا پیارا بن جاتا ہے مسیح کے گزشتہ اقوال پر غالب ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں کہ انسان خدا کا پیارا ہو جائے‘‘۔ (مسیح نے تو یہ کہا تھا کہ روشنی پاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ اعلان کریں کہ جو میری پیروی کرے گا وہ اللہ کا محبوب بن جائے گا اور گناہ بھی بخشے جائیں گے۔) فرماتے ہیں کہ ’’پس جس کی راہ پر چلنا انسان کو محبوب الٰہی بنا دیتا ہے اس سے زیادہ کس کا حق ہے کہ اپنے تئیں روشنی کے نام سے موسوم کرے۔‘‘

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب، روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ 372)

یہ وہ زمانہ تھا جب ہر طرف عیسائی پادری عیسائیت کی تبلیغ کر رہے تھے۔ ہندوستان میں لاکھوں مسلمان عیسائی ہو چکے تھے۔ مسلمان علماء اور دوسرے لیڈروں کو توفیق نہیں تھی کہ اسلام کا دفاع کر سکیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور شان کو ایسے رنگ میں بیان کریں کہ غیر مسلموں کے منہ بند ہو سکیں۔ ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا مقابلہ کیا۔ آپ ہی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اور پھر ہندوستان کی تاریخ گواہ ہے کہ عیسائی پادریوں کے اسلام پر حملے کو اللہ تعالیٰ کے اس پہلوان نے، اس جری اللہ نے دلائل اور براہین سے روکا۔ اور نہ صرف روکا بلکہ پسپا کیا اور اس بات کا اظہار اس وقت کے مسلمانوں نے کیا۔ تاریخ میں ہمیں ملتا ہے بلکہ اِس زمانے کے علماء جو ہمارے مخالف ہیں انہوں نے بھی اس بات کا اقرار کیا۔ چنانچہ چند سال پہلے ڈاکٹر اسرار احمد جو فوت ہو گئے ہیں انہوں نے بھی اس بات کا اقرار کیا تھا کہ اُس زمانے میں حقیقت میں اسلام کا دفاع حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ہی کیا تھا۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ جس طرح آپ نے اسلام اور آنحضرت

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو بلند کیا کسی اور مسلمان عالم کو اس کی توفیق نہیں ملی۔

پھر قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا بھی خوبصورت استدلال آپ نے پیش فرمایا۔ عربوں میں تو خاص طور پر اب بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ سمجھا جاتا ہے اور یہ ان کا بڑا راسخ نظریہ ہے۔ بہرحال اس کا ردّ کرتے ہوئے اس دلیل سے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’میرے نزدیک مومن وہی ہوتا ہے جو آپ کی اِتّباع کرتا ہے اور وہی کسی مقام پر پہنچتا ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اِتّباع کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اب محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ محبوب کے فعل کے ساتھ خاص موانست ہو‘‘۔ (خاص اُنس ہو۔ ایک تعلق ہو۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’اور مرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔‘‘ (یعنی آپ کی وفات ہوئی) ’’آپ نے مر کر دکھا دیا۔ پھر کون ہے جو زندہ رہے یا زندہ رہنے کی آرزو کرے؟ یا کسی اور کے لئے تجویز کرے کہ وہ زندہ رہے؟‘‘ (اگر کوئی حقیقی طور پر آپ کو ماننے والا ہے تو نہ وہ زندہ رہ سکتا ہے، نہ کوئی آرزو کرے گا اور نہ ہی اس کو کسی اور کے زندہ رہنے کے نظریے پر یقین رکھنا چاہئے) آپ فرماتے ہیں کہ ’’محبت کا تقاضا تو یہی ہے کہ آپ کی اِتّباع میں ایسا گم ہو کہ اپنے جذباتِ نفس کو تھام لے اور یہ سوچ لے کہ مَیں کسی کی اُمّت ہوں۔ ایسی صورت میں جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ اب تک زندہ ہیں وہ کیونکر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت اور اِتّباع کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ اس لئے کہ آپؐ کی نسبت وہ گوارا کرتا ہے کہ مسیح کو افضل قرار دیا جاوے اور آپؐ کو مُردہ کہا جاوے۔ مگر اُس کے لئے وہ پسند کرتا ہے کہ زندہ یقین کیا جاوے‘‘۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 229-228۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا، آپ کی اِتّباع کا دعویٰ۔ دوسری طرف یہ کہہ کر کہ مسیح زندہ ہے اس کو افضل قرار دیا جا رہا ہے۔ پس آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں جنہوں نے ہر لحاظ سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا ہے اور آپ کی شان کو بلند فرمایا ہے اور یہی آپ کی بعثت کا مقصد تھا جس پر علماء کو ہر وقت اعتراض رہتا ہے۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ زندہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ فرماتے ہیں:

’’غور کر کے دیکھو کہ جب یہ لوگ خلافِ قرآن وسنّت کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں تو پادریوں کو نکتہ چینی کا موقع ملتا ہے اور وہ جھٹ پٹ کہہ اٹھتے ہیں کہ تمہارا پیغمبر مر گیا اور معاذ اللہ وہ زمینی ہے‘‘۔ (اور یہی کچھ ٹی وی چینلوں پر ہوتا رہا ہے جس پر عرب دنیا میں بڑی بے چینی پیدا ہوتی رہی ہے۔ آخر کار جب ہماری دلیلیں سنیں، ’’حِوار‘‘ کے پروگرام سنے، ایم ٹی اے پر عربی پروگرام سنے، تب بہت سارے لوگوں نے اس کو پسند کیا اور ان دلائل کے قائل ہوئے۔ لیکن علماء پھر بھی قائل نہیں ہو رہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’حضرت عیسیٰ زندہ اور آسمانی ہے اور اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے کہتے ہیں کہ وہ مردہ ہے‘‘۔ ان کی یہ باتیں ہیں کہ وہ جھٹ کہتے ہیں کہ تمہارا پیغمبر مر گیا معاذ اللہ وہ زمینی ہے۔ عیسائی پادری یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور آسمانی ہیں اور اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے عیسائی یہ کہتے ہیں کہ وہ مردہ ہے۔ یہی ان کا پراپیگنڈہ ہوتا رہا ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’سوچ کر بتاؤ کہ وہ پیغمبر جو افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہے ایسا اعتقاد کر کے اس کی فضیلت اور خاتمیت کو یہ لوگ بٹّہ نہیں لگاتے؟ ضرور لگاتے ہیں اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں یقین رکھتا ہوں کہ پادریوں سے جس قدر توہین ان لوگوں نے اسلام کی کرائی ہے‘‘ (یعنی ان مسلمانوں نے جو یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں) ’’اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مردہ کہلایا ہے۔ اسی کی سزا میں یہ نکبت اور بدبختی ان کے شامل حال ہو رہی ہے‘‘۔ (مسلمانوں کا جو حال ہے یہ اسی وجہ سے ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’ایک طرف تو منہ سے کہتے ہیں کہ وہ افضل الانبیاء ہیں۔‘‘ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے افضل ہیں) ’’اور دوسری طرف اقرار کر لیتے ہیں کہ 63 سال کے بعد مر گئے اور مسیح اب تک زندہ ہے اور نہیں مرا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا‘‘ کہ اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بہت بڑا فضل ہے۔) ’’پھر کیا یہ ارشاد الٰہی غلط ہے؟‘‘۔ فرماتے ہیں ’’نہیں۔ یہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ وہ جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مُردہ ہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی کلمہ توہین کا نہیں ہو سکتا۔ حقیقت یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی فضیلت ہے جو کسی نبی میں نہیں ہے۔ مَیں اس کو عزیز رکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کو جو شخص بیان نہیں کرتا وہ میرے نزدیک کافر ہے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں ’’کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جس نبی کی اُمّت کہلاتے ہیں اسی کو معاذ اللہ مُردہ کہتے ہیں اور اس نبی کو جس کی اُمّت کا خاتمہ ضُرِبَتۡ عَلَیۡہِمُ الذِّلَّۃُ وَالۡمَسۡکَنَۃُ پر ہوا ہے۔‘‘ (یعنی ان پر ذلت اور مسکینی کی مار ڈالی گئی تھی) ’’اسے زندہ کہا جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 28 تا 29، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس بات کو بیان کرنے کے بعد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو نبی آ چکے، وہ اب کوئی بھی نہیں آ سکتا۔ اب نہ عیسیٰ علیہ السلام آ سکتے ہیں۔ وہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے نبی تھے اور وہ فوت ہو گئے۔ حضرت موسیٰ کی اُمّت کا اب کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ پھر آپ بیان فرماتے ہیں کہ یہ فیض اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ سے اور آپ کی پیروی سے ہی جاری ہو سکتا ہے اور ہوا ہے کیونکہ آپ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔

چنانچہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا ہے جس کا درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع نبی کا اور غیر شرعی نبی کا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں نے محض خدا کے فضل سے، نہ اپنے کسی ہنر سے، اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر مَیں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو مَیں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور مَیں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفتِ کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔ اور مَیں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلبِ سلیم ہے۔ یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذّت کا طالب ہو جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے‘‘۔ (جب دنیا کی محبت نکالی جاتی ہے تو پھر محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔) ’’اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ بلکہ یکطرفہ محبت کا دعویٰ بالکل ایک جھوٹ اور لاف وگزاف ہے۔ جب انسان سچے طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ تب زمین پر اس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اس کی ڈال دی جاتی ہے اور ایک قوتِ جذب اس کو عنایت ہوتی ہے اور ایک نور اس کو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے‘‘۔ (چنانچہ یہی دیکھ لیں اب دور دراز بیٹھے ہوئے افریقن ممالک میں بھی یہ محبت اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے جہاں لاکھوں لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان رہے ہیں۔)

آپ فرماتے ہیں ’’جب ایک انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے اور تمام دنیا پر اس کو اختیار کر لیتا ہے اور غیر اللہ کی عظمت اور وجاہت اس کے دل میں باقی نہیں رہتی بلکہ سب کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی بدتر سمجھتا ہے تب خدا جو اُس کے دل کو دیکھتا ہے ایک بھاری تجلّی کے ساتھ اس پر نازل ہوتا ہے اور جس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے آفتاب کا عکس ایسے پورے طور پر پڑتا ہے کہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں کہ وہی آفتاب جو آسمان پر ہے اس آئینہ میں بھی موجود ہے۔ ایسا ہی خدا ایسے دل پر اترتا ہے اور اس کے دل کو اپنا عرش بنا لیتا ہے۔ یہی وہ امر ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 64 تا 65)

پس آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل عاشق اور آپ کی پیروی کرنے والے تھے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ سے محبت کی اور مسیح موعود اور مہدی معہود اور تابع نبی ہونے کا اعزاز بخشا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو ماننے کے بعد اس کی قدر کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل پیروی کرنے والا بنائے۔ ہمیں ہر ایک کو اپنی اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی اور آپ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مسلمانوں کو بھی توفیق دے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کو پہچاننے والے اور ماننے والے بنیں۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لیے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم اکرم سلمان صاحب

گزشتہ تین اقساط میں ہم نے مکرم محمد سلمان صاحب کی بیعت کا واقعہ پیش کیا تھا۔ ان کے ساتھ ان کے جڑواں بھائی اکرم سلمان صاحب نے بھی بیعت کی تھی جو شروع میں بہت مخالف تھے بلکہ احمدیت کی طرف مائل ہونے والے اپنے بھائی محمد کی بھی مخالفت کرتے رہے لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں بھی حق ڈال دیا اور یہ بھی اپنے بھائی محمد کے ساتھ احمدیت کی آغوش میں آگئے۔

اس دوسرے بھائی یعنی اکرم سلمان کی جماعت کی مخالفت کا کسی قدر احوال ہم نے پچھلی قسط کے نصف آخر میں کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے قبول احمدیت تک کے سفر کا احوال پیش کیا جائے گا۔ اکرم سلمان صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

دن گزرتے گئے اور میرے بھائی محمد سلمان کا احمدیت کی طرف میلان بڑھتا گیا۔ میں اپنے بھائی کے خیالات اور جماعت احمدیہ سے تمسخر کرتا، اسے طعنے دیتا اور اسے غصہ دلانے اور بھڑکانے کی کوشش کرتا، یوں ہمارے مابین ٹکراؤ کی صورت نمایاں ہوکر سب گھر والوں کے سامنے آگئی۔ میری والدہ صاحبہ نے اس کیفیت کو دیکھا تو ہمیں بلا کر سمجھاتے ہوئے کہا کہ ابھی تم دونوں چھوٹے ہو، ابھی تمہارے پڑھنے کے دن ہیں، اگر تم ان ایام میں غیر نصابی سرگرمیوں میں مصروف رہے تو فیل ہو جاؤ گے۔ جہاں تک ایمان کا معاملہ ہے تو کم از اٹھارہ سال کے ہو جاؤ پھر اس کے بارہ میں فیصلے کرلینا۔ میں نے والدہ صاحبہ کی بات مانتے ہوئے وعدہ کرلیا کہ فی الحال خاموش ہوجاتا ہوں۔ لیکن میرے بھائی محمد سلمان نے کہا کہ وہ احمدیت کے بارہ میں پڑھتا رہے گا تاہم گھر میں اس کا تذکرہ نہیں کرے گا۔

دراصل میری والدہ صاحبہ کا خیال یہ تھا کہ کچھ عرصہ تک میرا بھائی گھر میں احمدیت کا ذکر نہیں کرے گا تو بالآخر بھول جائے گا، لیکن محمد سلمان اسے نہ بھول پایا۔ اس نے نہ صرف احمدیت کے بارہ میں اپنا مطالعہ جاری رکھا بلکہ چوری چھپے ایم.ٹی.اے العربیہ بھی دیکھتا رہا۔

چیلنج اور ہزیمت

چونکہ میں اپنے بھائی اور اس کے خیالات کا مخالف تھا اس لئے مَیں نے اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے ایم ٹی اے العربیہ دیکھنا بند نہ کیا تو میں والد صاحب کو بتا دوں گا۔ یہ سن کر وہ میری منّت سماجت کرنے لگا۔ یہ صورتحال استہزاء کے لئے بہت مناسب تھی اور میں نے اس کا بھر پور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بھائی کو شدید تنقید اور تمسخر کا نشانہ بنایا۔ اس نے تنگ آکر سنجیدہ ہوکر مجھ سے کہا کہ تم ہی بتاؤ میں کیا کروں؟ احمدی کہتے ہیں کہ قرآن کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اب اگر یہ بات قرآن کریم میں مذکور ہو تو مَیں کیونکر اس کا انکار کرسکتا ہوں؟

مَیں سمجھتا تھا کہ یہ سب جھوٹ ہے اور قرآن کریم میں کوئی ایسی آیت موجود نہیں ہے جس سے وفات مسیح ثابت ہوتی ہو۔ اس لئے میں نے اپنے بھائی کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ کہاں ہے وہ آیت جس کو دیکھ کر تم لاجواب ہوگئے ہو؟

پھر اس وقت میری حالت بہت عجیب ہوگئی جب میرے بھائی نے سورہ مائدہ کی آخری آیات کھول کر میرے سامنے رکھ دیں۔ ان میں واضح طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول درج تھا کہ: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (المائدۃ:118) ترجمہ: اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا۔ پس جب تُو نے مجھے وفات دے دی، فقط ایک تُو ہی ان پر نگران رہا اور تُو ہر چیز پر گواہ ہے۔

یہ پڑھتے ہی میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ وہ بات جسے میں محض جھوٹ سمجھ رہا تھا وہ تو سنجیدہ اور لاجواب کردینے والی تھی۔ مَیں اسی سوچ میں ہی تھا کہ میرے بھائی نے میرے شکوک کو جڑ سے اکھاڑتے ہوئے کہا کہ تمہیں شک تھا کہ شاید احمدی اس بات کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہوں گے کہ اس طرح کی کوئی آیت قرآن کریم میں موجود ہے، یہ تمہارا حق ہے اور یہی خیال مجھے بھی پیدا ہوا تھا۔ اس لئے میں اپنی تحقیق کے دوران جب بھی ایم ٹی اے العربیہ سے کوئی آیت سنتا تو اس کے الفاظ اور اس کا نمبر لکھ لیتا، پھر اسے قرآن کریم کے اس نسخے سے نکال کر چیک کرتا جو ہمارے گھر میں موجود ہے۔ ان کی ذکر کردہ ہر آیت قرآن کریم میں موجود ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ یہ لوگ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ہر سورت کی پہلی آیت شمار کرتے ہیں اس لئے آیت کے نمبر میں ایک آیت کا فرق رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے اور ان کے قرآن میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لحاظ سے مولویوں کا احمدیت پر یہ الزام کہ یہ قرآن کریم کی تحریف کی مرتکب ہوتی ہے، سراسر جھوٹا پراپیگنڈہ ہے۔

استجابت دعا پر ایمان کی حقیقت

اپنے بھائی کی باتیں سن کر میں نے سنجیدگی کے ساتھ احمدیت کے بارہ میں تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس واقعہ نے مجھے احمدیت کے شدید مخالف سے احمدیت کے بارہ میں تحقیق کرنے والا بنا دیا۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ مجھے اپنی دینی اور اخلاقی حالت سنوارنی چاہئے تا اس تحقیق میں اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دے اور میری راہنمائی فرمائے۔ چنانچہ مَیں نے نمازوں میں باقاعدگی شروع کر دی اور دعا بھی کرنے لگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس وقت میرا استجابت دعا پر اتنا ایمان نہ تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم نے دیگر مسلمانان عالم کے ساتھ مل کر فلسطین کی آزادی کے لئے اس قدر دعائیں کی تھیں لیکن اس کا آزاد نہ ہونا استجابت دعا کے بارہ میں ہمارے ایمان کو مزید کمزور کرنے کا موجب ٹھہرا تھا۔

اب جب میں نے اپنے بھائی کے مشورہ کے بعد احمدیت کے بارہ میں خدا تعالیٰ سے ہدایت اور راہنمائی کے لئے دعا کرنی شروع کی تو یہی فکر دامنگیر ہوئی کہ نامعلوم یہ دعا قبول ہوتی بھی ہے یا نہیں۔ اس بارہ میں حق الیقین پر قائم ہونے کے لئے میں نے کہا کہ میں چند امور کے بارہ میں دعا کرتا ہوں، اور اگر ان کے بارہ میں میری دعا قبول ہوگئی تو پھر امید کرتا ہوں کہ احمدیت کی حقیقت کے بارہ میں بھی میری دعا قبول ہوجائے گی۔ گو خدا تعالیٰ کے بارہ میں اس طرح کی شرطیں رکھنا ایک فضول امر ہے لیکن اُس وقت میری ذہن میں یہی تجویز آئی اور میں نے اس کے مطابق چھ امور کے بارہ میں دعا شروع کردی۔

ان میں سے ایک ہماری پڑھائی کا معاملہ تھا۔ ہم سکول سے کالج میں منتقل ہونے والے تھے۔ اس کیلئے ہمیں بہت اچھے نمبر چاہئیں تھے تا ہمیں اپنی پسند کے شعبہ میں داخلہ مل سکے۔ نیز اتنی مالی کشائش بھی ہو کہ ہمارا داخلہ اور پڑھائی کے اخراجات ادا ہوسکیں، کیونکہ ہمارے عمومی حالات میں اگر ہمارے اچھے نمبر آ بھی جاتے تو کالج میں داخلہ کیلئے مطلوبہ رقم میسر نہ تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے میری دعا سنی اور میرے والد صاحب کو انہی ایام میں غیب سے اتنا رزق عطا فرمایا کہ ہمارے داخلوں کی فیسز وغیرہ کی ادائیگی ہوگئی۔ اس بات پر سب اس قدر حیران تھے کہ ہمارے والدین ہمیں بار بار یہی کہنے لگ گئے کہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ پیسے تو تمہاری پڑھائی کیلئے ہی ارسال کئے ہیں۔

اسی طرح باقی پانچ میں سے چار امور کے بارہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں قبول فرمائیں اور میری دعا کے موافق نتائج ظاہر ہوگئے۔ اب چھٹا اور آخری معاملہ تھا جو یہ تھا کہ مَیں نے اپنی بڑی بہن کو بارہا حجاب اوڑھنے کا کہا تھا لیکن وہ کسی کی بات نہ مانتی تھی اور کئی بار بات لڑائی جھگڑے تک جا پہنچی تھی۔ میں نے اس بارہ میں بھی دعا کی تھی لیکن اس کے بارہ میں استجابت دعا میں بہت زیادہ تاخیر ہوگئی۔ اسی اثناء میں ایک روز مَیں بیٹھا ان امور کے بارہ میں غور کررہا تھا تو میرا خیال جماعت احمدیہ کی طرف چلا گیا۔ میں نے کہا کہ جن امور کے بارہ میں مَیں نے دعا کی تھی اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری دعاؤں کو سنا ہے تاہم اپنی بہن کے حجاب کے بارہ میں میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ یہ سوچتے ہی مَیں نے کہا کہ خدایا! اگر احمدیت سچی ہے اور اس کی صداقت کو ہی ثابت کرنے کے لئے تُو نے میری دعائیں سنی ہیں تو اب اس آخری معاملہ میں بھی میری دعاؤں کو قبول فرمالے تا میرا شک یقین میں بدل جائے۔ اسی بارہ میں سوچتے سوچتے میں سوگیا اور جب اگلے روز اٹھا تو وہی خیالات میرے ذہن میں آنے لگے جن کے بارہ میں سوچتے ہوئے میں سویا تھا۔ میں بستر پر لیٹے ہوئے انہی سوچوں میں گم تھا کہ میری مذکورہ بالا بہن آگئی اور آتے ہی مجھے کہنے لگی کہ اکرم! میں نے آج سے حجاب پہننے کا فیصلہ کیا ہے، اور اس بارہ میں تمہاری رائے لینے کے لئے آئی ہوں۔ میں یہ بات سنتے ہی شدید جذباتی ہوگیا۔ میں نے کہا کہ میں ایک عرصہ سے تمہارے لئے دعا کررہا ہوں اور ابھی کل ہی میں نے بڑے تضرّع سے یہی دعا کی تھی۔ یہ سن کر وہ ہنس کر کہنے لگی کہ پھر مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعائیں قبول فرمالی ہیں۔

حقیقتِ احمدیت کے بارہ میں دعا

اُس روز مجھے یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ دعائیں سنتا ہے اور اس بات کے اس نے مجھے واضح نشانات دکھا دیئے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے دن رات احمدیت کی حقیقت جاننے کیلئے دعا کرنی شروع کردی۔ اس وقت میرے دل میں کامل یقین مضمر تھا کہ جس خدا نے میری باقی دعاؤں کو قبول فرمایا ہے وہ احمدیت کے بارہ میں بھی میری دعا قبول فرماتے ہوئے اپنے سیدھے راستے کی طرف مجھے ہدایت دے گا اور مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

اسی عرصہ میں سیریا میں جنگ چھڑ گئی اور ہمارا احمدی احباب سے رابطہ کرنا مشکل ہوگیا بلکہ ہمارا احمدی خالہ زاد بھی سیریا سے گھانا ہجرت کرگیا۔ اس وقت ہم نے عربی ویب سائٹ کا رخ کیا اور اس پر موجود علوم سے خوب استفادہ کیا۔ اس کی وجہ سے ہمارے اکثر سوالات ختم ہوگئے۔

جہاد کے بارہ میں ہمیں شک تھا لیکن جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' کا عربی ترجمہ پڑھا تو میرے لئے یہ مسئلہ بالکل واضح ہوگیا۔ اسی طرح دجّال کے موضوع پر مکرم منیر ادلبی صاحب کی کتاب نے ہر بات کی خوبصورتی کے ساتھ وضاحت کردی۔ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ عقائد کا مکمل طور پر قائل ہو چکا تھا اور اگلا مرحلہ بیعت کا تھا جو میرے لئے بہت مشکل تھا۔ اس مرحلہ کو طے کرنے کے لئے میں نے پھر خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور استخارہ کرکے حتمی نتیجہ پر پہنچنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے کہا کہ خدایا میں کیا کروں؟ اس جماعت کی ہر فکر ہی دوسروں سے اچھی ہے، اس کے عقائد دوسروں کے مقابلہ میں بہت اچھے ہیں، میرے ہر سوال کا جواب ان کے پاس ہے۔ پھر بھی نہ جانے کیوں ڈرتا ہوں۔ تُو میری مدد فرما اور حقیقت مجھے اس طرح دکھا دے کہ جس میں کوئی ابہام نہ رہے۔

قبولیت دعا اور بیعت کا فیصلہ

میں ہر روز ظہر وعصر کے مابین انٹرنیٹ پر مختلف موضوعات کے بارہ میں ریسرچ کیا کرتا تھا۔ لیکن ایک دن ایسا ہوا کہ میرے کچھ مہمان آگئے اور میں انٹرنیٹ نہ کھول سکا۔ مہمان رات دیر تک بیٹھے رہے اور ان کے جانے کے بعد میں سوگیا لیکن کچھ دیر کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور جب نیند نہ آئی تو میں نے کمپیوٹر کھول لیا۔ انٹرنیٹ پر دیکھا کہ میرے ایک دوست نے صرف بیس منٹ پہلے ایک مولوی کی ویڈیو پوسٹ کی ہے۔ یہ مولوی کسی قدر ماڈرن تھا کیونکہ اس نے ٹائی کوٹ پہنا ہوا تھا۔ جب ویڈیو کو سنا تو مولوی صاحب کی باتیں بھی نہایت اچھی اور معقول تھیں۔ میں نے اس مولوی کے بارہ میں انٹرنیٹ پر ریسرچ کی تو پتہ چلا کہ اس کا نام عدنان ابراہیم ہے۔ لیکن مجھے سخت حیرت ہوئی کہ وہ جماعت احمدیہ کی طرح حضرت بدھ کو بھی نبی مانتا ہے۔ اسی طرح وفات مسیح کا بھی قائل ہے۔ وہ کہتا ہے کہ دجال ایک شخص نہیں ہو سکتا۔ پھر جب روایات کے باہمی تضاد کو حل نہ کرسکا تو ان روایات کا ہی انکار کردیا۔ میں نے جب اسکے یہ خیالات پڑھے تو کہا کہ یہ تو آدھا احمدی ہے۔ اگر اسے احمدیت کا علم ہوتا تو ان روایات کا انکار نہ کرتا۔ بعد میں مجھے پتا چلا کہ یہ مولوی جماعت کے علوم چُرا کر اپنے نام سے پیش کرتا ہے اور شہرت کماتا ہے۔ دجّال سے متعلق روایات کا انکار کر کے دراصل وہ ظہور مہدی اور نزول مسیح کی بحثوں میں نہیں پڑنا چاہتا اور اس مسیح موعود کے بارہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا جو حکم عدل بن کر آچکا ہے۔

یہ صورتحال دیکھ کر میں نے کہا کہ واقعی آج جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جس کے پاس ان تمام تضادات کا معقول حل ہے۔ اور اس کا بانی ہی حکم عدل ہے۔ لہٰذا اس کی بیعت کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اس وقت تک میرا بھائی بھی بیعت کا فیصلہ کر چکا تھا لہٰذا ہم دونوں نے بیعت ارسال کردی۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15؍ستمبر 2017)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ یعنی خدا نے ابتداء سے لکھ چھوڑا ہے، کہ وہ اور اُس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے، پس چونکہ مَیں اس کا رسول ہوں اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانے سے لے کر آنحضرتؐ تک ہمیشہ مفہوم اِس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 7رجولائی 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال اللہ تعالیٰ کا مخالفین کے مقابل پر اپنے انبیاء کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انبیاء کی مخالفت بھی ہوتی ہے اور حسد کی آگ بھی بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن چونکہ دعویٰ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے ترقی کے وعدے اور خوشخبریاں دی ہوتی ہیں اس لئے کوئی مخالفت ترقی کی راہ میں روک نہیں بنتی۔

سوال اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپکے سلسلہ کی ترقی کے متعلق کیا خوشخبریاں دی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بہت سارے الہامات ہیں (1) مَیں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا (2) میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں (3) یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے (4) مَیں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا (5) یَنۡصُرُکَ اللّٰہُ مِنۡ عِنۡدِہٖ کہ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا (6) مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (7) کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ کہ خدا تعالیٰ نے یہ لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا تائید و نصرت کے بے شمار الہامات ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ کے حق میں اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت کا اظہار کس کس رنگ میں کرتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کہیں اللہ تعالیٰ مخالفین کے مکر اُن پر الٹا کر اپنی تائید کے عملی نظارے دکھاتا ہے۔ کہیں لوگوں کی رہنمائی کر کے انہیں احمدیت کی سچائی دکھاتا ہے۔ کہیں غیروں کے دلوں میں ڈالتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے ماننے والوں کی تائید کریں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخالف کے بدانجام کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکرم اسحاق صاحب معلم سلسلہ لکھتے ہیں کہ وہ ایک گاؤں میں اپنے رشتہ دار کے گھر رمضان کا ٹائم ٹیبل بتانے گئے۔ وہاں ایک غیر احمدی اقبال نامی آکر بیٹھ گیا۔ معلم صاحب نے اپنا تعارف کروایا۔ اس پر یہ شخص آگ بگولہ ہو گیا اور معلم صاحب کی باتیں سننے سے انکار کر دیا۔ حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت کو گالیاں دینے لگا۔ اس نے یہ وارننگ دی کہ آج کے بعد اگر اس گاؤں میں تم نظر آئے تو بہت بُرا حشر ہو گا۔ کہتے ہیں میں نے اس کو صرف یہ جواب دیا کہ یہ تو وقت بتائے گا کہ بُرا حشر کس کا ہو گا۔ کچھ عرصہ بعد اس کو اچانک ہارٹ اٹیک ہوا اور مر گیا۔ اس واقعہ سے افراد جماعت کے ایمان میں اضافہ ہوا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یمن کے معاند احمدیت کے بدانجام کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یمن سے غانم صاحب لکھتے ہیں کہ 2010 کے رمضان میں میرا ہمسایہ مجھے ''جامعۃ الایمان'' کے شیخ سے بات کرنے کے لئے لے گیا۔ وہاں ایک مولوی بھی آ گیا جو حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف بہت بدزبانی کرتا تھا اور اس نے مباہلے کی دعوت بھی دی۔ میں نے مباہلہ قبول کر لیا اور بات ختم ہو گئی۔ ایک دن ایک بچے نے مجھے کہا کہ چچا یہ نوجوان آپ کے خلاف منصوبہ کر رہے ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو سخت گالیاں دیں۔ میں زخمی دل کے ساتھ گھر لوٹا اور دعا کی کہ یا اللہ تُو اپنی قدرت دکھا۔ ایک دو دن میں ان کی آپس میں لڑائی ہو گئی اور ایک دوسرے کے خلاف خنجر نکال لئے اور لڑائی میں ایک بچے کے منہ پر خنجر لگ گیا۔ اس واقعہ کے بعد ایک ماہ میں یہ لوگ کہیں چلے گئے اور اس کے بعد اب تک نظر نہیں آئے۔ ان کا جامعہ بھی بمباری کی وجہ سے ملبے کا ڈھیر بن گیا ہے۔

سوال آئیوری کوسٹ کے مبلغ نے ایک گاؤں میں تبلیغ کا کیا واقعہ بیان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آئیوری کوسٹ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ایک لوکل مبلغ کے ساتھ تبلیغ کے لئے گیا۔ لوگوں کو مسیح موعود اور امام مہدی کی آمد کے بارے میں بتایا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ وہاں گئے تو اس گاؤں کے امام سمیت پندرہ افراد نے احمدیت قبول کر لی۔

سوال حضور انور نے بینن کے نومبائعین کی مضبوطیٔ ایمان کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بینن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں نئی جماعت قائم ہوئی اور 87 افراد کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ مولویوں کو جب پتا لگا تو انہوں نے بڑا زور لگایا کہ یہ لوگ احمدیت کو چھوڑ دیں مگر تمام نومبائعین مضبوطی کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے۔ اس پر مولوی وہاں کے بادشاہ کے پاس گئے اور کہا کہ ان کو احمدیت سے روکیں۔ بادشاہ نے صدر جماعت کو بلایا اور کہا کہ آپ لوگ احمدیت چھوڑ دیں۔ اس پر صدر صاحب نے کہا کہ آپ احمدیت کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ بادشاہ نے کہا کہ مَیں تو کچھ نہیں جانتا لیکن مولوی کہتے ہیں کہ احمدی مسلمان نہیں۔ یہ بوکو حرام کے لوگ ہیں۔ صدر نے بادشاہ کو بتایا کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور مولوی تو ہمیں دھوکہ دیتے ہیں۔ پہلے تو بادشاہ نے بات نہیں مانی اور کہا کہ تم احمدیت کو چھوڑ دو ورنہ مَیں تمہیں گاؤں سے نکال دوں گا۔ صدر صاحب نے کہا کہ ہم گاؤں چھوڑ دیں گے لیکن احمدیت نہیں چھوڑیں گے۔ اس پر بادشاہ کا دل بدل گیا اور اس نے کہا کہ تمہیں گاؤں چھوڑنے کی ضرورت نہیں جیسے دل چاہتا ہے کرو۔

سوال بینن میں مخالفت کے انجام اور اللہ تعالیٰ کی تائید کا حضور انور نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بینن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ میرے ریجن میں ایک ریڈیو سٹیشن پر ہر بدھ کو تیس منٹ کا پروگرام نشر ہوتا تھا لیکن اس کا وائس ڈائریکٹر ہمارے پروگراموں میں روک پیدا کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ اسی ریڈیو سٹیشن سے کرپشن کے الزام میں برطرف کیا گیا۔ نئے وائس ڈائریکٹر کو مشن آنے کی دعوت دی گئی اور انہیں جماعتی اور اسلامی عقائد کے متعلق بتایا گیا۔ اس کے بعد وہ کچھ عرصے تک ہمارے تبلیغی پروگرام سنتے رہے۔ ان سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگے کہ مَیں آپ کی تبلیغ سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ مَیں آپ کو اسی رقم میں ایک اور پروگرام مستقل طور پر دیتا ہوں تاکہ اصلی مذہبی تعلیمات کا عوام کو علم ہو اور اسلام کے متعلق غلط عقائد کا ازالہ ہو۔

سوال مصر کے ایک دوست احمد صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مصر کے ایک دوست احمد صاحب کہتے ہیں اسلام کی صحیح اور سادہ تشریح کرنے پر مَیں آپ لوگوں کو داد دیتا ہوں۔ آپ جو پیش کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کا حقیقی اسلام ہے۔ ہم لوگ داعش اور اس کے کردار سے تھک چکے ہیں اور کاش کہ ہم تمام لوگوں کی سوچیں آپ جیسی ہو جائیں۔

سوال مراکش کے عبدالکریم صاحب کو کس بات نے بیعت کے لیے آمادہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عبدالکریم صاحب کہتے ہیں کہ منہاج الطالبین کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر مرزا صاحب جھوٹے تھے تو ان کا بیٹا کیوں دن رات اسلام کی ترقی کی خاطر قرآن کریم کے خزانے نکال نکال کر دنیا کے سامنے پیش کرنے میں اس طرح مصروف ہے۔ کہتے ہیں میں ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ میرے ذہن میں آنحضرتؐ کی وہ پیشگوئی آ گئی جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ جب آنے والا مسیح آئے گا تو وہ شادی کرے گا اور اس کی غیر معمولی اولاد ہو گی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہی وہ بطلِ جلیل ہے جس کے ذریعہ کلام اللہ کا فہم پھیلایا گیا اور تفسیر کبیر جیسی عظیم تفسیر دنیا میں ظاہر ہوئی جس کا کوئی ثانی نہیں۔ میں انشراح صدر کے ساتھ بیعت کے لئے تیار ہو گیا۔

سوال یمن کی ایک خاتون ایمان صاحبہ کی کس طرح رؤیا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایمان صاحبہ کہتی ہیں کہ مجھے اپنے بچپن کے زمانے کا ایک رؤیا یاد آ گیا کہ ایک بے آب و گیاہ سرزمین میں مجھے اپنے سامنے ایک بہت لمبا سایہ نظر آتا ہے جس کے بارے میں خواب میں ہی یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ آنحضرتؐ کا ظل ہے۔ یہ سایہ میری طرف ہاتھ بڑھاتا ہے جسے پکڑنے کے لئے مَیں دوڑتی ہوں۔ اسی کشمکش میں کبھی گرتی ہوں اور پھر اٹھ کر دوڑنا شروع کر دیتی ہوں۔ ایسے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس خواب میں آنحضرتؐ کے ظل سے مراد مسیح موعودؑ تھے جو ظلی طور پر آپ کے کمالات کا عکس ہیں اور ظلی نبی ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت کے کیا وعدے دیئے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے۔ میں تیرے خالص اور دلی مُحبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اپنی کامیابی اور مخالفین کی ناکامی کی کیا پیشگوئی فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ''کیا وہ (یعنی مخالفین) سمجھتے ہیں کہ اپنے منصوبوں سے اور اپنے بے بنیاد جھوٹوں سے اور اپنے افتراؤں سے اور اپنی ہنسی ٹھٹھے سے خدا کے ارادے کو روک دیں گے یا دنیا کو دھوکہ دے کر اس کام کو معرضِ التوا میں ڈال دیں گے۔ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ خدا کے مخالف اور اس کے ارادے کے مخالف جو آسمان پر کیا گیا ہو ہمیشہ ذلّت اور شکست اٹھاتے ہیں تو پھر ان لوگوں کے لئے بھی ایک دن ناکامی اور نامرادی اور رُسوائی درپیش ہے۔ خدا کا فرمودہ کبھی خطا نہیں گیا اور نہ جائے گا۔ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ یعنی خدا نے ابتداء سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنّت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اُس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ مَیں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اُسی نبی کریم خاتم الانبیاءؐ کا نام پا کر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانے سے لے کر آنحضرتؐ تک ہمیشہ مفہوم اِس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ 2004ء

سوئٹزرلینڈ میں ورود مسعود اور جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت

انفرادی و فیملی ملاقاتیں، چلڈرن کلاس کا انعقاد، لجنہ اماء اللہ سے خطاب

اگر ماں باپ خود نمازی بن جائیں تو بچے آپ کی دعاؤں سے سدھر جائیں گے خواتین کو جھوٹ، غلط بیانی، خاوندوں کی استطاعت سے بڑھ کرنا جائز مطالبات اور شادی بیاہ میں اسراف سے بچنے، نیز غریبوں سے ہمدردی، چندوں کو بڑھانے، پردہ کا التزام اور نیک نمونہ پیش کرنے کی تاکیدی نصائح

وہی مسلمان حبل اللہ کو پکڑنے والا کہلائے گا جو اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو پکڑے گا

ہر احمدی جائزہ لے کہ کیا اس نے حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب

فیملی ملاقاتیں، جماعت کی ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ کے ساتھ میٹنگز میں کارکردگی کا جائزہ اور تفصیلی ہدایات

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جارہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

یکم ستمبر 2004ء (بروز بدھ)

یکم ستمبر بروز بدھ کو فرنکفرٹ (جرمنی) سے زیورخ (سوئٹزرلینڈ) کیلئے روانگی تھی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ سوئٹزرلینڈ کا پہلا دورہ تھا۔ صبح سوا دس بجے حضور انور ''بیت السبوح'' فرینکفورٹ میں اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ اس سے قبل قافلہ کی روانگی کی تیاری مکمل ہو چکی تھی۔ حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ سوئٹزرلینڈ کیلئے روانہ ہوا۔ فرنکفرٹ کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی ''بیت السبوح'' جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ سبھی نے اپنے ہاتھ ہلا کر دعاؤں کے ساتھ حضور انور کو الوداع کہا۔

فرنکفرٹ سے جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے بارڈر Basel کا فاصلہ 325 کلومیٹر ہے اور پھر اس بارڈر سے زیورخ کا فاصلہ 100 کلومیٹر ہے۔ مکرم حیدر علی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج جرمنی اور ڈاکٹر محمود طاہر صاحب جنرل سیکرٹری جماعت جرمنی حضور انور کو بارڈر تک چھوڑنے اور الوداع کرنے کیلئے آئے تھے۔ دوسری طرف سوئٹزرلینڈ سے مکرم طارق ولید صاحب امیر جماعت سوئٹزرلینڈ، مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ اور صدر خدام الاحمدیہ اور عاملہ کے بعض عہدیداران حضور انور کے استقبال کیلئے بارڈر کراس کر کے جرمنی کی حدود کے اندر 20 کلومیٹر تک Bel-Balingen کے مقام پر پہنچے تھے۔ ایک بجکر بیس منٹ پر قافلہ اس مذکورہ مقام پر پہنچا جہاں سوئٹزرلینڈ سے آنے والے وفد نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے امیر صاحب سوئٹزرلینڈ سے گفتگو فرماتے رہے۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے وفد نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور یہاں سے حضور انور کو آگے روانہ کرنے کے بعد واپس فرنکفرٹ کیلئے روانہ ہوئے۔ ایک بجکر چالیس منٹ پر یہاں سے زیورخ سوئٹزرلینڈ کیلئے روانگی ہوئی۔ 20 کلومیٹر کے سفر کے بعد بارڈر کراس کر کے سوئٹزرلینڈ کی حدود میں داخل ہوئے۔

ملک سوئٹزرلینڈ یورپ کے وسط میں واقع ہے۔ اسکے مغرب میں فرانس ہے، شمال کی جانب دریائے رائن اسے جرمنی سے الگ کرتا ہے۔ جب کہ اس کا مشرقی پڑوسی ملک آسٹریا ہے۔ جنوب میں کوہ الپس نے اسے اٹلی سے الگ کر رکھا ہے۔ دلکش نظاروں میں گھرا ہوا خوبصورت شہر بیزن اس کا دارالحکومت ہے۔ اسکے دیگر شہروں میں زیورخ اور جنیوا کافی مشہور ہیں۔ اس ملک کا نصف حصہ سے زیادہ حصہ حسین پہاڑی جنگلات اور برف پوش چوٹیوں سے ڈھکا ہوا ہے۔ 20 فیصد حصہ سرسبز و شاداب گھاس کے قطعات پر مشتمل ہے۔ اس ملک میں لاتعداد خوبصورت جھیلیں ہیں۔ اس ملک کا قدرتی حسن سیاحوں کی کشش کا موجب ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ یہاں کے دلکش قدرتی نظاروں کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تین بجکر بیس منٹ پر مسجد محمود زیورخ پہنچے۔ مسجد سے بالمقابل واقع ایک چرچ Balgrist کا کمیونٹی ہال جماعت نے حاصل کیا ہوا تھا۔ جب حضور انور کی گاڑی یہاں پہنچی تو سوئٹزرلینڈ کی 15 جماعتوں سے آئے ہوئے ساڑھے چارصد احباب نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔ بچے اور بچیاں ایک ہی رنگ کے خوبصورت لباس میں ملبوس اپنے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور سوئٹزرلینڈ کا قومی جھنڈا لہراتے ہوئے استقبالیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ بہت دلربا منظر تھا۔ احباب جماعت کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ ان کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بھی رواں تھے کیونکہ 12 سال بعد خلیفۃ المسیح اس ملک میں تشریف لائے۔ قبل ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1992 میں اس ملک کا دورہ فرمایا تھا۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر احباب جماعت کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہا اور ان کے والہانہ نعروں کا جواب دیا۔

حضور انور کے استقبال کیلئے درج ذیل سرکاری شخصیات بھی 200 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اس کمیونٹی ہال میں پہنچی تھیں۔

(1) ڈائریکٹر آف ایمنسٹی برن
(2) میئر آف نیوشٹل
(3) ڈائریکٹر آف سوشل ویلفیئر
(4) ڈائریکٹر آف ریڈ کراس
(5) چانسلر آف نیوشٹل
(6) ڈائریکٹر آف نیشنل انشورنس کمپنی
(7) ڈائریکٹر آف ایجوکیشن
(8) ھیڈ آف ایمنسٹی انٹرنیشنل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سبھی مہمانوں سے مصافحہ فرمایا اور ان کا شکریہ ادا کیا اور ان سے گفتگو بھی فرمائی۔ بچے اور بچیاں مسلسل دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ حضور انور کچھ دیر کیلئے ازراہ شفقت بچوں کے پاس آکر کھڑے رہے اور پھر مسجد محمود زیورخ میں تشریف لے گئے۔ حضور انور کی رہائش مسجد سے ملحقہ مشن ہاؤس میں ہے۔

مسجد محمود، Zurich کے Riesbaeh علاقہ میں واقع ہے۔ اس کا سنگ بنیاد 25؍اگست 1962ء کو حضرت سیّدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہؓ نے خصوصی دعاؤں کے ساتھ رکھا تھا۔ مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ منگوائی گئی تھی جو آپ نے بطور سنگ بنیاد نصب کی تھی۔ مسجد کی تعمیر اور تکمیل کے بعد 22 جون 1963ء کو حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحبؓ نے اس کا افتتاح فرمایا۔

5:30 بجے حضور انور نے کمیونٹی ہال میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور فیملی ملاقاتوں کیلئے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جماعت سوئٹزرلینڈ کی پندرہ جماعتوں سے 40 فیملیز کے 196؍افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ نو بجے حضور انور ایدہ اللہ نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

......☆......☆......☆......

2؍ستمبر 2004ء (بروز جمعرات)

صبح پونے چھ بجے حضور انور نے مسجد زیورخ میں نماز فجر پڑھائی۔ دو بجے حضور انور نے کمیونٹی ہال میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں سے قبل حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ بعد از سہ پہر بھی حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے کمیونٹی ہال میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

......☆......☆......☆......

3؍ستمبر 2004ء (بروز جمعۃ المبارک)

صبح پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد محمود زیورخ میں نماز فجر پڑھائی۔ ایک بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور جمعہ کی ادائیگی کیلئے جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔

مسجد محمود زیورخ سے 17 کلومیٹر کے فاصلہ پر زیورخ کی ایک مضافاتی بستی Lorean میں جماعت نے ایک سکول کے سپورٹس ہالز جلسے کے انعقاد کیلئے حاصل کئے تھے۔ یہ بہت وسیع وعریض اور خوبصورت علاقہ ہے۔ جھیل کے کنارے پر یہ ہال تعمیر کئے گئے ہیں اور اردگرد وسیع وعریض سرسبز و شاداب گھاس کے میدان اور درخت ہیں۔

1:50 پر حضور انور جلسہ گاہ پہنچے اور پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب سوئٹزرلینڈ نے سوئٹزرلینڈ کا قومی پرچم لہرایا۔ اسکے بعد حضور انور نے

دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور مردانہ ہال میں تشریف لائے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ خواتین کی جلسہ گاہ کا انتظام ایک دوسرے ہال میں تھا۔

پرچم کشائی کی تقریب اور خطبہ جمعہ MTA پر Live نشر ہوا اور اس کے ساتھ ہی سوئٹزرلینڈ کے 22ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح عمل میں آیا۔

جماعت سوئٹزرلینڈ کا یہ جلسہ تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ان کا پہلا ایسا جلسہ ہے جس میں خلیفۃ المسیح نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اور اس ملک سے یہ پہلا خطبہ جمعہ ہے جو ایم ٹی اے پر Live نشر ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔ خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کرکے پڑھائی اور اسکے بعد حضور انور واپس مسجد محمود زیورخ تشریف لے گئے۔

نماز جمعہ میں سوئٹزرلینڈ کی تمام جماعتوں کے احباب کے علاوہ جرمنی، آسٹریا، اٹلی، ہالینڈ، بلجیم، فرانس، کینیڈا، امریکہ اور یوکے سے آنے والے مہمانوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حاضری ایک ہزار پچاس سے زائد تھی۔

جلسہ گاہ کیلئے جو ہالز لئے گئے تھے وہ بہت صاف ستھرے اور بڑے کھلے تھے۔ مردانہ ہال اور لجنہ کے ہال کے اندر سٹیج بنائے گئے تھے اور دونوں ہالز کو بینرز سے سجایا گیا تھا اور سٹیج کو بھی چاروں طرف پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ مردوں اور عورتوں کے کھانے کیلئے علیحدہ ہال اور جگہیں تھیں۔ بیوت الخلاء بھی کافی تعداد میں تھے اور وضو وغیرہ کیلئے بھی اچھا انتظام تھا۔ پارکنگ کیلئے بھی وسیع انتظام تھا۔

شام چھ بجے حضور انور فیملی ملاقاتوں و دیگر پروگراموں کیلئے مسجد محمود زیورخ سے جلسہ گاہ کیلئے روانہ ہوئے۔ سوا چھ بجے حضور انور جلسہ گاہ پہنچے اور اپنے دفتر میں جانے سے قبل لنگر خانہ کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے جہاں خدام رات کا کھانا تیار کررہے تھے۔

لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو شام سوا آٹھ بجے تک جاری رہیں۔ سوئٹزرلینڈ کی مختلف جماعتوں سے 34 فیملیز کے 148 احباب نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کے بعد چلڈرن کلاس میں شمولیت کے لئے حضور انور تشریف لائے۔ اس کلاس میں 98 بچوں اور بچیوں نے حصہ لیا۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے کلاس کا آغاز ہوا۔ عزیزم بسالت احمد نے سورۃ حم السجدہ کی آیت 30 تا 31 کی تلاوت کی اور ان آیات کا اردو ترجمہ عزیزم عبدالوہاب طیب نے پیش کیا۔ اسکے بعد عزیزم طلحہ طارق مسمر مقامی سوِس احمدی بچے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیث مع ترجمہ پڑھ کے سنائی۔ اسکے بعد عزیزہ سدرہ محمد نے ترنم کے ساتھ نظم پڑھی۔ نظموں کے انتخاب کے بارہ میں حضور انور نے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام کو اپنے پروگرام میں ترجیحی بنیاد پر رکھا کریں۔

نظم کے بعد عزیزم اسد محمود نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ اس تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے کون سے مختلف پہلو بیان ہوئے ہیں۔ حضور انور نے بعض الفاظ کے معانی بھی دریافت فرمائے۔

اسکے بعد عزیزم سُنبل زاہد نے ''خدا تعالیٰ کی ذات'' کے عنوان پر تقریر کی۔ حضور انور نے منتظمین کو توجہ دلائی کہ پروگرام بناتے ہوئے عناوین کی ترتیب کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ ''خدا تعالیٰ کی ذات'' کا عنوان سیرت کے عنوان سے پہلے آنا چاہیئے تھا۔ حضور انور نے اس تقریر کے تعلق میں بھی بچوں سے سوالات کئے اور بعض الفاظ کے معانی دریافت فرمائے۔

اس کے بعد بچوں کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں ایک نظم پڑھی جس کے بعد عزیزم یحییٰ ظفر کُلاّ نے ملک 'سوئٹزرلینڈ' کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد عزیزہ نعیمہ خان صاحبہ نے جماعت سوئٹزرلینڈ کا تعارف کروایا اور اس ملک میں جماعت کی مختصر تاریخ بیان کی۔ پروگرام کے آخر پر ناصرات نے کورس کی شکل میں نظم 'ہے دست قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ' خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں اور بچیوں میں تحائف تقسیم فرمائے۔ یہ کلاس پونے نو بجے اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد تقریب آمین ہوئی جس میں 17 بچوں اور بچیوں نے حصہ لیا۔ حضور انور نے باری باری تمام بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

9 بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ مسجد محمود زیورخ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

4 ستمبر 2004 (بروز ہفتہ)

صبح پونے چھ بجے حضور انور نے مسجد محمود، زیورخ میں نماز فجر پڑھائی۔ ساڑھے بارہ بجے حضور انور جلسہ گاہ پہنچے اور لجنہ ہال میں تشریف لے گئے۔

تلاوت قرآن کریم سے لجنہ کے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت میں سورۃ احزاب کی آیات 36-37 پڑھی گئیں۔ اس کے بعد ایک عزیزہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔

12:50 پر حضور انور نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ جو آیات آپ کے سامنے تلاوت کی گئی ہیں ان کو بنیاد بناکر مَیں آج کا مضمون پیش کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان آیات میں نصائح کی گئی ہیں کہ یہ یہ باتیں اختیار کرو یا وہ باتیں جن کا ان آیات میں ذکر کیا گیا ہے ان پر جب مرد، عورت عمل کریں گے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کے لئے اجر عظیم ہے اور مغفرت کے سامان ہیں۔ گویا یہ وہ بنیادی باتیں ہیں جن کو اسلام قبول کرنے کے بعد ایک مومن کو اختیار کرنا چاہیئے۔ ان باتوں کو قبول کئے بغیر اور ان پر عمل کرنے کے بغیر مومن تو نہیں بن سکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج اسلام کی صحیح تعلیم صرف اور صرف احمدی مسلمان کے پاس ہے۔ اور احمدی ہی ہیں جو اسلام کی اس تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک مومن کو خدا تعالیٰ پر مکمل ایمان ہونا چاہیئے۔ اس کی ہستی پر یقین ہونا چاہیئے کہ وہ تمام طاقتوں کا مالک ہے۔ اس کی صفات پر یقین ہو۔ اس بات پر یقین ہو کہ اس کے احکامات پر نہ عمل کرنے والے تباہی کی طرف جاسکتے ہیں۔ خدا کے علاوہ سب چیزیں ہیچ ہیں۔ خدا کی ذات پر مکمل یقین ہونا چاہیئے اور یہ خیال رہے کہ اگر خدا نہ چاہے تو دنیا کا بڑے سے بڑا بادشاہ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور اگر خدا فائدہ پہنچانا چاہے تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت اس میں روک پیدا نہیں کرسکتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا کی عبادت کے جو طریق بتائے ہیں ان کے مطابق ہمیشہ خدا کے آگے جھکے رہنا چاہیئے۔ اپنے دل کو خدا تعالیٰ کا تخت بنانا ہوگا اور شیطان کو باہر نکال پھینکنا ہوگا۔ روحانیت کی منازل طے کرنے کیلئے قدم بڑھانا ہے تو تقویٰ پر چلنا ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں ان کی ادائیگی اہتمام سے کرنی چاہیئے۔ اپنے بچوں کی نگرانی کریں کہ وہ نمازیں پڑھ رہے ہیں یا نہیں۔ اگر ماں باپ نمازیں پڑھ رہے ہیں تو ان کو دیکھ کر بچے خود بخود عادی ہوجائیں گے۔ اور اس طرح بچے برائیوں سے بھی بچے رہیں گے۔

حضور نے فرمایا: اگر بچوں کے ماں باپ عبادت کرنے والے ہوں گے، نمازیں پڑھنے والے ہوں گے تو ان کے بچے بھی بری عادتوں سے محفوظ رہیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ جب ماں باپ ملاقات کیلئے آتے ہیں، بعض شکایت کرتے ہیں کہ ان کے بچے بگڑ رہے ہیں۔ فرمایا: اگر ماں باپ عبادت کی طرف توجہ کرتے، نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کرتے تو بچے بھی ان کو دیکھ کر نیکی کی طرف متوجہ ہوتے۔ فرمایا: خدا کے اس حکم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں بچے کبھی نہ بگڑتے بلکہ ان لوگوں میں شامل ہوتے جو شعور کے ساتھ ساتھ ایمان میں ترقی کرنے والے ہوتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے آپ کو سنبھالیں، اپنی نمازوں کی حفاظت کریں، اپنے بچوں کو سنبھالیں۔ خدا کے پسندیدہ لوگوں میں شامل ہوں۔ نمازوں کو سنوار کر ادا کریں اور نمازوں کی خوبصورتی کا حق ادا کریں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر ماں باپ خود نمازی بن جائیں تو بچے آپ کی دعاؤں کی وجہ سے سدھر جائیں گے۔ اگر بچہ احمدیت پر قائم ہے تو انشاء اللہ ایک وقت میں وہ نیکیوں پر بھی آجائے گا۔ نیکیوں پر قائم رہنے کے لئے سب سے ضروری چیز خدا کی عبادت، مکمل اطاعت اور مکمل فرمانبرداری ہے۔

فرمایا کہ مومن کی نشانی یہ ہے کہ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ (الفرقان:73) وہ جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے۔ بعض عورتوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ اپنی بڑائی جتانے کیلئے، اپنے آپ کو امیر ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی اہمیت بتانے کے لئے غلط بیانی سے کام لیتی ہیں اور جھوٹ بول دیتی ہیں۔ تو پھر ان کے بچے بھی ان کے رنگ میں رنگین ہوجاتے ہیں۔ فرمایا: جب بچے برائیوں میں پڑتے ہیں تو پھر ماں باپ کو دکھ ہوتا ہے۔ اگر ماں باپ جائزہ لیں تو اس کی عادت ماں باپ نے ہی ڈالی ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مومن کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ صبر سے کام لیتا ہے۔ فرمایا: بعض گھروں میں ہر وقت لڑائی جھگڑا ہوتا رہتا ہے۔ بعض عورتیں ناجائز مطالبات کرتی ہیں جن کو پورا کرنا خاوند کی طاقت میں نہیں ہوتا۔ اس صورت میں جھگڑا بڑھتا ہے اور یا تو خاوند بیوی پر ظلم کرتے ہیں یا پھر مطالبات پورے کرنے کیلئے قرض لینا شروع کردیتے ہیں اور بعد میں قرض ادا نہیں کرسکتے۔ اس طرح ایک شیطانی چکر چل جاتا ہے جو بعض ناجائز مطالبات کرنے کی وجہ سے اور صبر کا دامن چھوڑنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ گھروں میں ان حالات کی وجہ سے بچے باہر سکون تلاش کرتے ہیں اور اولادیں ضائع ہوجاتی ہیں۔ جب ماں باپ کو ہوش آتی ہے تو وقت ہاتھ سے نکل چکا ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا جتنی زیادہ عاجزی ہوگی اتنا زیادہ انسان ایمان میں ترقی کرتا ہے۔ شادی بیاہ پر فضول خرچی سے بچیں اور اپنی استطاعت اور طاقت کے اندر رہ کر خرچ کریں۔ صرف جہیز پر انحصار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ دعاؤں کے ساتھ لڑکی کو رخصت کرنا چاہیئے۔ خدا کا فضل شامل ہوگا تو بچیاں گھروں میں خوش رہیں گی۔ صرف مال، دولت، جہیز، مکان، فلیٹ کے ساتھ

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

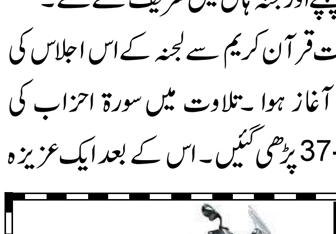
Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

رخصت کرنے سے حقیقی سکون اور خوشی حاصل نہیں ہوسکتی ۔ہمیشہ خدا کا فضل مانگنا چاہئے، عاجزی دکھانی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے بچیوں کو رخصت کریں۔فرمایا: عاجزی دکھانے سے، غریب کے ساتھ گھلنے ملنے سے ہی اس کی تکلیف کا احساس ہوگا، اس سے ہمدردی ہوگی اور اس کی ضرورت پوری ہوگی۔

بہت سی ایسی خواتین ہیں جن کو خدا نے اچھی حالت میں کردیا ہے۔اگر ان کو یہاں مدد کے لئے کوئی غریب نہیں ملتا تو جماعت میں ایسی مدّات ہیں جہاں وہ غرباء کی مدد کیلئے رقم دے سکتی ہیں۔فرمایا: خواتین کو زیورات پر زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے ۔ اپنے ایمان میں مضبوطی کیلئے اپنے چندوں کو بڑھائیں۔ خدا کی خاطر جائز ضروریات سے بھی رکنا ضروری ہے تا کہ خدا اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرسکیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: ایمان میں ترقی کے لئے ضروری ہے کہ فروج کی حفاظت کرنے والیاں ہوں۔آنکھ، کان، منہ فروج میں داخل ہیں ۔اسی طرح دوسری اخلاقی برائیاں ہیں جن سے بچنا ہے۔ایک ایمان میں ترقی کرنے والی کو کان کی حفاظت کرنی چاہئے۔لغو باتوں کی مجالس میں نہ بیٹھیں ۔پھر آنکھ کی حفاظت ہے، فضول نظاروں سے اپنے آپ کو بچانا ہے۔ TV کے گندے پروگراموں سے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو بچائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر پردہ ہے۔جو خواتین پاکستان میں برقعہ پہنا کرتی تھیں تو پھر یہاں کیا روک ہے ۔ جو خاوند کہتے ہیں کہ برقع معیوب ہے وہ اپنی اصلاح کریں۔ان کو خدا کا خوف کرنا چاہئے۔آپ کو بھی خاوند کی اس بات پر Stand لینا چاہئے کہ پردہ خدا کا حکم ہے یہ ہم ہر حال میں کریں گی۔

پھر فرمایا کہ آپ کو دعوت الی اللہ کے لئے بھی اچھا نمونہ دکھانا ضروری ہے ۔آپ کے نمونہ کی وجہ سے دوسروں کو اعتراض کا موقع مل گیا ہے۔ایک مبلغ نے مجھے بتایا کہ ترکی کی زیر تبلیغ خواتین نے کہا کہ ہم کون سا اسلام قبول کریں ۔آپ کی خواتین تو پردہ نہیں کرتیں تو کیا ہم یہ اسلام قبول کریں۔فرمایا: اس طرح ایک تو آپ خدا کے حکم پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوں گی اور پھر دوسروں کی ہدایت کی راہ میں روک بن رہی ہوں گی اور گنہگار ہو رہی ہوں گی۔

پس ایک احمدی عورت نے جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت اس لئے کی ہے کہ وہ اپنے آپ کو معاشرے کی گندگی سے بچائے تو اسے پھونک پھونک کر قدم رکھنا ہوگا۔ان راستوں سے بچیں جہاں شیطان کے حملوں کا خطرہ ہے۔ فرمایا: ذاکرات ، عابدات بننے کی کوشش کریں۔اپنی نمازوں کو سنوارنے والی بنیں، اپنی عادتوں کو بھی عبادت سے سجائیں تا کہ اس زمانے کے امام کی بیعت کا مقصد حاصل کرنے والی ہوں۔اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ کا یہ خطاب قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا اور ٹیلیفون رابطہ کے ذریعہ MTA پر Live نشر ہوا۔خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے جہاں ایک بج کر پچپن منٹ پر حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں ۔اس کے بعد حضور انور واپس مسجد محمود زیورخ تشریف لے گئے۔

سوا چھ بجے حضور انور دوبارہ جلسہ گاہ تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات پونے نو بجے تک جاری رہیں۔ 370 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ان میں سے بعض اٹلی سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ملاقاتوں کے بعد 9 بجے حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24؍ستمبر 2004)

......☆......☆......☆......

5؍ستمبر 2004ء (بروز اتوار)

صبح پونے چھ بجے حضور انور نے مسجد زیورخ میں نماز فجر پڑھائی۔قبل دوپہر حضور انور ایدہ اللہ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔ ساڑھے چار بجے جلسہ گاہ پہنچے جہاں حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔عزیزم عبدالوحید صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور اس کے اردو ترجمہ کے بعد عزیزم رانا سکندر فاروق صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

نظم کے بعد ایک Swiss مہمان آڈریان کُرّکر Adrian Krucker (جنکا تعلق سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سے ہے) نے خطاب کیا۔موصوف نے اپنے خطاب میں کہا۔میرے لئے یہ بڑی عزّت کی بات ہے کہ خرّم کھوکھر صاحب اور محترم صداقت احمد صاحب نے مجھے جماعت احمدیہ کے جلسہ میں آنے کی دعوت دی ۔ چونکہ میں خود مسلمان نہیں ہوں اس لئے میرے لئے یہ دعوت اور بھی عزّت کا مقام ہے۔جس کے لئے میں شکر گزار ہوں ۔جماعت احمدیہ سے میرا تعلق بالکل نیا ہے۔مجھے دعوت دی گئی میں نے اسے پڑھا اور جماعت کے متعلق مزید معلومات حاصل کیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ پوری دنیا میں انسانیت کی بھلائی اور امن کے لئے مصروف عمل ہے۔ روحانی خزائن میں اس بات کے تذکرہ نے مجھے بہت متاثر کیا کہ آفات کی صورت میں انسان کی بھلائی مذہب ،رنگ ونسل سے بالا ہوکر کرنی چاہئے ۔انسان کے دل میں تمام انسانیت کے لئے محبت ہو۔خواہ وہ مسلم، ہندو ،عیسائی یا کسی اور مذہب کا ہو۔مصیبت میں اس کی مدد کرنی ضروری ہے۔میں بھی عیسائی ہونے کے ناطے ایسا ہی سوچتا ہوں اور اسی لئے جلسہ میں شمولیت اور خطاب کے لئے تیار ہوگیا۔ہم ایک تاریکی اور غیر یقینی صورت حال کے دور سے گذر رہے ہیں جہاں ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ جیسی تحریکات سامنے آئیں جو بے نفسی اور بغیر کسی چھپے ہوئے فائدہ کے تصوّر کے انسانیت کی خدمت کریں۔جماعت احمدیہ کی انسانیت کیلئے ہمدردی اور شفاف عالمگیر محبت کے نظریہ سے میں بہت ہی متأثر ہوا ہوں ۔جماعت احمدیہ کو دیکھ کر میرا عظیم الشان امن کی تحریک کا تصور پورا ہوتا ہے۔جب ہم جماعت احمدیہ کی اتنی بڑی تعداد یعنی دوسو ملین لوگوں کو انسانیت کی بھلائی کیلئے مصروف عمل دیکھتے ہیں تو ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ اسلام اپنی ذات میں اس دنیا کیلئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔آج کا ابلاغ عامہ کا نظام اسلام کی ایک تصویر پیش کرتا ہے جس سے دوسرے مفادات منسلک ہیں۔ جماعت احمدیہ سے تعارف میرے لئے ایک خواہش بیدار کر گیا ہے کہ دوسرے غیر مسلم بھی جماعت احمدیہ سے تعارف حاصل کریں۔ان کی باتیں سنیں اور مطالعہ کریں تو انہیں پتہ چلے گا کہ دوسو ملین نفوس پر مشتمل جماعت احمدیہ کیسے انسانیت کی بھلائی اور امن کے لئے سرگرم عمل ہے۔میں ایک غیر مسلم اور امریکی شہری کی حیثیت سے جو کہ یہاں مقیم ہے خواہش کرتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس جماعت میں شامل ہوں۔اور جو پہلے ہی احمدی ہیں ان کو عظیم الشان طاقت عطا ہو جس سے وہ اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے اپنی روشن خیالی اور جذبہ دوستی کو فروغ دیتے رہیں۔آخر میں پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اختتامی خطاب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

مہمان کی تقریر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔حضور انور کا خطاب ٹیلیفون لائن کے ذریعہ MTA پر Live نشر کیا گیا۔

حضور انور نے سورۃ آل عمران آیت 104 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ ان آیات کی تلاوت شروع میں کی گئی تھی اور ترجمہ بھی آپ نے سُن لیا۔آپ لوگ جو یہاں ہیں یا دنیا کے کونے کونے میں دوسرے احمدی ہیں اللہ کے فضل، احسان اور انعام پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر کریں کم ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور ان برکات میں سے حصہ لینے والا بنادیا جس کے بارہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی اور جس کو سلام کہنے کیلئے برف پر گھٹنوں کے بل چل کر جانے کی تاکید فرمائی تھی۔ یہ ہماری خوش بختی ہے اور صرف اس خوش بختی پر خوش نہیں کہ یہی ہماری انتہاء ہے ۔حضور نے فرمایا کہ اب تم پر اور زیادہ فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو تا کہ انعامات کا سلسلہ جاری رہے۔

اللہ کی رسی کیا ہے؟ یہ اللہ کی آخری شریعت ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو اللہ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتاری جیسا کہ قرآن کے بارے میں ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ اللہ کی رسی ہے جس کا ایک سرا زمین پر اور دوسرا آسمان پر ہے ۔یعنی اس کتاب کے ذریعہ تم خدا تک پہنچ سکتے ہو۔اس کے فضلوں اور اس کی رضا کو پاسکتے ہو۔اس رسّی کو تم تبھی مضبوطی سے پکڑ سکتے ہو جب اللہ کے رسول پر ایمان ہو اور اس پر ایمان لائے بغیر اللہ تک پہنچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ رسول کی اطاعت کے بغیر خدا کی محبت حاصل کرتا ہے تو یہ عبث ہے۔جیسا کہ

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اگر اللہ کی رضا، اس کی محبت چاہتے ہو تو اسکے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ میری پیروی کرو کیونکہ میری کوئی بات میری نہیں بلکہ اللہ کی ہے ۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی فرمایا تھا کہ مسیح موعودؑ کا ظہور ہوگا اس کو مان لینا مشکلات برداشت کرکے بھی اس کو ماننا۔اس مسیح نے بھی وہی تعلیم دینی ہے اسی تعلیم کو پھیلانا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم ہے ۔زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ دین میں جو بگاڑ پیدا ہوگا وہ اس کی اصلاح کرے گا اور قرآن وحدیث کی جو تشریح وہ کرے اس کو ماننا۔اس کی جماعت میں شامل ہونا اس کی بات ماننا۔اس کا قول وفعل اسی طرح ہے جیسا کہ میرا ہے۔جیسا کہ اللہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ۔یعنی اے اللہ کے رسول جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں اور اللہ کا ہاتھ ان پر ہے۔اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ نے الہاماً فرمایا جو تیرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا اس نے اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔اتنا بڑا دعویٰ کوئی جھوٹا مدعی نہیں کرسکتا۔

حضور نے فرمایا کہ وہی مسلمان حبل اللہ کو پکڑنے والا کہلائے گا جو اللہ کی کتاب اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کو پکڑے گا ۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں کسی نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق قرآن ہیں۔اور فرمایا کہ کیا تم نے قرآن میں نہیں پڑھا کہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کہ اے رسول تو اخلاق عظیم پر قائم ہے۔

پھر جو امام الزمان مسیح موعودؑ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق صادق کو ماننے والا ہوگا وہ اس رسّی کو تھامنے والا ہوگا۔اس لئے احمدیوں کو بہت شکر کرنا چاہئے وہ جتنا بھی شکر کریں کم ہے کہ اللہ نے انہیں توفیق دی۔ آج اس

کلامُ الامام

’’اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد4،صفحہ 344)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام

’’قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد5،صفحہ 121)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار دوست نیز مرحومین کرام

دور میں انسان انسان کی گردن کاٹنے پر تلا ہوا ہے۔ چند دن پہلے آپ نے سُنا ہوگا کہ روس میں کس طرح بچوں پر ظلم کیا گیا۔ پھر جس طرح کی کارروائی ہوئی اس میں کتنی جانیں ضائع ہوئیں۔ پھر مسلمان آپس میں کس طرح لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے حبل اللہ کو کیسے پکڑنا ہے۔

جہاں اس زمانے میں خوشخبری تھی وہاں اس نعمت کا انکار کرنے والوں کیلئے انذار بھی تھا کہ اگر تم نے اس رسی کو مضبوطی سے نہ پکڑا تو آگ کے گڑھے میں گر سکتے ہو۔ ایک ہزار سال مسلمانوں پر تاریک دور تھا۔ اس کے بعد مسیح موعودؑ کے ذریعہ اللہ نے تمہیں بچانے کیلئے جو رسی دی ہے اس کو پکڑ لو۔ بجائے مخالفت کرنے کے اس کو مان لو۔ اس میں احمدیوں کیلئے بھی سبق ہے جس طرح دوسرے مسلمان نہ مان کر مصائب کا شکار ہیں اس طرح اگر تم بھی احکام پر عمل نہ کروگے۔ تقویٰ سے دور ہو جاؤ گے تو صرف نام کے احمدی ہو گے۔ اللہ کا تمہارے ساتھ امتیازی سلوک نہ رہے گا۔ پھر تم بھی انہیں برائیوں میں پڑو گے جس میں دوسرے ہیں۔ اس لئے فرمانبرداری کرو۔

حضور نے فرمایا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات پر عمل کر رہے ہیں۔ اللہ کے احکام کیا ہیں جن پر عمل کرنے سے ہم اس کی شکر گذاری کر سکتے ہیں۔ ان میں حقوق اللہ بھی ہیں اور حقوق العباد بھی ہیں۔

حقوق اللہ میں اللہ کی اس طرح عبادت جس طرح اللہ نے کہا ہے۔ اس کی نعمتوں کا شکر۔ انسان کی غرض اس دنیا میں یہ ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرے تو اللہ کا مزید احسان ہے اس کا شکر کرنا چاہئے کہ اس بنیادی حکم پر عمل کرنے سے اللہ اجر سے نوازتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رات کو اتنا لمبا کھڑا ہوتے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ جب اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جنّت کی خوشخبری دے دی ہے تو پھر اتنی عبادت کیوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں عبدِ شکور نہ بنوں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُسوہ ہے۔ ہمیں کس قدر عبادت کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ شکرِ نعمت کی اول اور بنیادی اینٹ یہی ہے کہ اپنی عبادت کو نمازوں سے سجائیں۔

کنز العمال میں وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ...... کے تحت لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ابن آدم جب تو مجھے یاد کرتا ہے تو تُو میرا شکر کرتا ہے اور جب تو مجھے بھلا دیتا ہے تو ناشکری کرتا ہے۔

عبادت اس طرح کی جائے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سکھایا۔ سنوار سنوار کر نماز ادا کرو۔ حضور انور نے فرمایا۔ جنوں اور انسانوں کی پیدائش کا مقصد عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ عبادتوں کو سجائیں۔ اللہ کی عبادت کی طرف سب کو توجہ کرنی چاہئے۔ شکر گزاری کے جذبات ایک مومن کے دل میں ہر وقت رہنے چاہئیں کہ اللہ نے اپنے فضل سے ہمیں احمدیت کی نعمت سے نوازا۔

اللہ کا شکر کرنے والے اس کی مخلوق کے شکر گزار ہوتے ہیں اور جو مخلوق کا شکر نہیں کرتے وہ اللہ کا بھی شکر نہیں کرتے۔ نعماء الٰہی کا ذکر کرتے رہنا شکر گزاری ہے۔ ان ملکوں میں جو رہ رہے ہیں تمہیں ان لوگوں کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ اگر کسی سے فیض پہنچے تو اس کا شکر گزار ہونا ضروری ہے۔ اگر اس سے ذرا سی شکایت پہنچے تو بے صبری نہیں کرنی چاہئے۔ اگر ذرا ذرا سی بات پر ناشکری پیدا ہو تو پھر تفرقہ پیدا ہوگا اور پھر اللہ کی رسی بھی ہاتھ سے چھوٹ جائے گی۔

یہ دعا کرنی چاہئے۔ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ پس اپنی اور اپنی نسلوں کے لئے دعا کے ساتھ ساتھ ہمیشہ شکر گذاری کی کوشش کریں اور تقویٰ پر قائم رہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔ مسلمان کا پوچھنے پر الحمد للہ کہہ دینا ہی شکر سپاس نہیں ہے۔

اسکے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے چند اقتباسات پیش فرمائے۔ حقوق العباد کے متعلق حضور انور نے خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضرت علیؓ کی روایت پیش فرمائی کہ جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور رزق میں فراخی ہو اور بُری موت سے بچایا جائے تو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اور صلہ رحمی کرے۔

اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت رشتہ داریاں ہیں۔ ماں باپ بھائی بہنوں کے حقوق، ماں باپ کی خدمت، بہن بھائیوں سے اچھا سلوک، بیوی اور اس کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا حکم ہے۔ خاوند بیویوں کے اور بیویاں خاوندوں کے حقوق ادا کریں اس طرح آئندہ نسلیں بھی پروان چڑھیں گی۔ بھائی بھائیوں کے حقوق ادا کریں۔ ہمسایہ ہمسائیوں کے حقوق ادا کریں۔ آپس میں ایک ہو کر رہیں۔ تبھی اس رسی کو پکڑنے والے ہوں گے اور آگ سے بچنے والے ہوں گے۔

اسکے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات پیش فرمائے جن میں حضرت مسیح موعودؑ نے قرابتی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور ہمسایوں سے نیک سلوک کرنے کے بارہ میں تاکید فرمائی۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر احمدی اپنی ذمہ داری کو سمجھے۔ ہر کوئی اپنا جائزہ لے کہ کیا اس نے حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ کیا اس نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو نبھاتے ہوئے اللہ کی رسی کو پکڑا ہے۔ اگر اپنے اندر اس نے پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کیں تو پھر یہ کہنا غلط ہے کہ ہم نے ہدایت کا رستہ چُنا ہے۔ اگر عمل نہیں کر رہے تو کاٹے جائیں گے۔ ہر ایک کوشش کے ساتھ عبادات کرتے ہوئے، نیک اعمال بجا لاتے ہوئے جماعت کے ساتھ جڑا رہے۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اللہ کے فضل سے سوئٹزرلینڈ کے جلسہ کی حاضری 1400 تک پہنچی ہے اور 13 ممالک کے لوگ اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔

اختتامی خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے جلسہ سالانہ کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد کچھ دیر کے لئے حضور لجنہ ہال میں تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔

سوئٹزرلینڈ کے علاوہ درج ذیل ممالک سے احباب جماعت اس جلسہ میں شمولیت کیلئے تشریف لائے۔ جرمنی، یوکے، امریکہ، کینیڈا، ہالینڈ، آسٹریا، فرانس، بلجیم، اٹلی، ناروے، پاکستان اور سپین۔

پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی کارروائی کے اختتام کے بعد تینوں ذیلی تنظیموں سے میٹنگز تھیں۔

حضور انور نے لجنہ کی سیکرٹریان کے کام کا جائزہ لیا اور تفصیلی ہدایات سے نوازا اور مختلف شعبوں میں انکی رہنمائی فرمائی۔

اس کے بعد چھ بجکر چالیس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی جو سات بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔ حضور انور نے باری باری تمام سیکرٹریان سے تعارف حاصل کیا اور ہر ایک سے اس کے شعبہ کے کام اور پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اور قائد عمومی کو ہدایت فرمائی کہ ہر ماہ مجلس انصار اللہ کے کام کی رپورٹ باقاعدگی سے حضور انور کی خدمت میں بھجوائیں۔ حضور انور نے تمام قائدین کو ہدایت فرمائی کہ انصار اللہ کے کانسٹی ٹیوشن کا مطالعہ کریں اور ہر قائد اپنے شعبہ کے بارہ میں لائحہ عمل اور ہدایات پڑھے اور پھر اس کے مطابق اپنے اپنے شعبہ کو آرگنائز کریں اور پروگرام بنائیں اور کام کریں۔ قائد تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انصار کے مطالعہ کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جو چھوٹی کتب ہیں وہ مقرر کریں اور باقاعدہ امتحان لیں۔ حضور انور نے فرمایا سال میں کم از کم دو امتحان تو ہو سکتے ہیں۔

انصار کی آمد اور چندوں کا بھی حضور انور نے تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ چندہ بڑھانے میں بہت گنجائش ہے۔ چندے مزید بڑھائے جا سکتے ہیں۔ فرمایا موصیان کی تعداد بڑھائیں۔

قائد ایثار کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہاں جو Old People Home ہیں جہاں بوڑھے لوگوں کو رکھا جاتا ہے وہاں ہمارے انصار جائیں۔ ان لوگوں سے ملیں، باتیں کریں ان کا حال دریافت کریں، پھول پھل وغیرہ لیکر جائیں۔ اس طرح ان سے ملنے اور باتیں کرنے سے آپ کو مقامی زبان بھی آئے گی اور آپ کچھ نہ کچھ زبان سیکھ لیں گے۔

حضور انور نے مختلف قائدین کو ان کے شعبوں کے کام کے بارہ میں ہدایات دیں۔ آخر پر مجلس عاملہ انصار اللہ نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائی۔

مجلس انصار اللہ کی میٹنگ کے اختتام کے بعد نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے تمام مھتممین سے تعارف حاصل کرنے کے ساتھ ان کے کام اور پروگراموں اور آئندہ کی منصوبہ بندی کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہر ایک کو اسکے شعبہ کے کام کے تعلق میں ہدایات دیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنی تمام مجالس سے ہر ماہ رپورٹ منگوایا کریں پھر ان رپورٹوں کو یکجا کر کے ماہانہ رپورٹ حضور انور کی خدمت

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مئی 2017)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 - 122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
فواز
FAWWAZ

میں بھجوایا کریں اور یہ ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے آنی چاہئے ۔ پھر اس رپورٹ پر حضورانور کی طرف سے جو جواب اور ہدایات موصول ہوں وہ اپنی مجالس کو بتائیں۔

تبلیغ اور نومبائعین کی تربیت کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام الاحمدیہ کے تحت جو بیعتیں ہوئی ہیں انکو سنبھالیں اور مستقل رابطہ رکھیں۔

حضورانور نے فرمایا: جن جن جماعتوں میں یہ نومبائعین ہیں وہاں کے صدران اور سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین کو بھی ان کے ناموں اور پتوں سے مطلع کریں تاکہ وہ بھی ان سے رابطہ رکھ سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو خدام اور بچے بگڑے ہوتے ہیں ان کے ہم عمر خدام کی ٹیمیں بنائیں جو ان سے رابطہ رکھیں اور انہیں اپنے قریب لائیں اور ان کا جماعت کے ساتھ تعلق قائم کروائیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ تجنید تیار کرتے ہوئے یہ ریکارڈ بھی ہونا چاہئے کہ کتنے خدام 15 سے 25 سال کی عمر تک کے ہیں اور کتنے اس سے بڑی عمر کے ہیں۔ کتنے خدام سکول رکالج ریونیورسٹی جانے والے ہیں اور کتنے ہیں جو ملازمت کر رہے ہیں اور کتنے فارغ ہیں۔ کتنوں کا مسجد اور مشن سے رابطہ ہے۔

خدام کے چندوں اور مالی قربانی اور یہاں کے معیار زندگی کے مطابق انکی آمد کا بھی حضور انور نے تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ چندہ بڑھانے کی گنجائش موجود ہے ۔اس طرف توجہ دیں ۔حضوانور نے شعبہ صحت جسمانی کا جائزہ لیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ مختلف سنٹرز میں Indoor Games کو رواج دیں۔ جو خدام شام کو فارغ ہوتے ہیں وہ ان کھیلوں میں شامل ہوسکتے ہیں۔

شعبہ اشاعت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کے پاس یہ جائزہ تیار ہونا چاہئے کہ کتنے خدام کو اردو پڑھنی آتی ہے اس کا جائزہ لیں اور خدام الاحمدیہ کا رسالہ ’’خالد‘‘ ان کو لگوادیں۔

شعبہ خدمت خلق کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو نئے لڑکے آرہے ہیں ان کو یہاں کی زبان آنی چاہئے ۔جو فارغ ہیں ان کو ہسپتالوں اور Old People Homes میں بھجوائیں ۔وہ وہاں مریضوں اور بوڑھے لوگوں سے ملیں ،جاتے ہوئے پھول ،پھل وغیرہ ساتھ لے کر جائیں ۔ان کا حال دریافت کریں۔ان سے گفتگو کریں، باتیں کریں۔اس طرح خدمت خلق کے کام کے ساتھ ساتھ ان کو زبان بھی آجائے گی اور وہ کچھ نہ کچھ سیکھ لیں گے۔

آخر پر حضور انور نے خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ آپ یہاں جماعت کے بڑے سنٹر کے لئے جگہ تلاش کریں۔ایسی کھلی جگہ ہو جہاں Camping کی اجازت مل جائے ۔پانی ،بجلی اور سیوریج وغیرہ کی سہولت بھی موجود ہو۔فرمایا اب اپنا بڑا اسنٹر بنائیں۔ شام آٹھ بجے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ یہ میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔

آخر پر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نے حضورانور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائی ۔اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو پونے نو بجے تک جاری رہیں۔ جماعت احمدیہ سوئٹزر لینڈ ،اٹلی ، پاکستان اور بعض دوسرے ممالک سے آنے والی فیملیز کے 39 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کے بعد پونے نو بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

......☆......☆......☆......

6 ستمبر 2004ء (بروز سوموار)

صبح پونے چھ بجے حضورانور نے مسجد زیورخ میں نماز فجر پڑھائی۔صبح ساڑھے نو بجے مسجد محمود زیورخ میں نیشنل مجلس عاملہ سوئٹزرلینڈ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی ۔حضور انور نے دعا کروائی اس کے بعد حضورانور نے تمام سیکرٹریان سے ان کے شعبوں کی کارگزاری اور آئندہ کے پروگراموں کے بارہ میں جائزہ لیا اور

فرداً فرداً ہر سیکرٹری کو ہدایات سے نوازا اور اُن کی رہنمائی فرمائی۔حضورانور نے جماعت کے مالی بجٹ اور فی کس مالی قربانی کے معیار اور ملک کے لحاظ سے فی کس آمدنی کے معیار کا بھی جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ آپ کے چندوں میں مزید اضافہ کی گنجائش موجود ہے۔اس کیلئے کوشش کریں اور مزید آگے بڑھیں۔ سیکرٹری صاحب امور خارجہ کو بھی حضورانور نے مختلف امور اور مختلف لوگوں سے رابطوں کے تعلق میں ہدایات دیں اور بتایا کہ آپ ان ان لائنوں پر اپنے کام کو آگے بڑھائیں۔

حضورانور نے تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں کا بھی جائزہ لیا اور فرمایا ان چندوں میں بھی اضافہ کی گنجائش موجود ہے۔سیکرٹریان کو اس طرف توجہ چاہئے ۔حضور انور نے سیکرٹری صاحب مال کو ہدایت فرمائی کہ آپ کے پاس یہ سارا جائزہ تیار ہونا چاہئے کہ کتنے ایسے افراد ہیں جو سوشل پر رہ رہے ہیں۔ کتنے کمانے والے ہیں اور بزنس کرنے والے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو کوئی کام نہیں کرتے ۔کتنے چندہ ادا کر رہے ہیں اور کتنے نادہند ہیں ۔جو نادہند ہیں یا شرح سے کم دیتے ہیں کیا انہوں نے چھوٹ لی ہے ۔طالبعلم کتنے ہیں ۔فرمایا اس طرح تمام ریکارڈ مکمل ہو نا چاہئے ۔فرمایا۔جو چندہ شرح کے مطابق نہیں دے سکتا وہ باقاعدہ اجازت لے ۔فرمایا اپنی آمدنی بتانے میں جھوٹ سے کام نہیں لینا۔سچ بولنا چاہئے ۔کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے آمد نہیں بتانی ۔لیکن پھر چندہ ادا کرتے ہوئے غلط بیانی اور جھوٹ سے کام نہیں لینا۔

موصیان کی تعداد کا بھی حضورانور نے جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ سب سے پہلے اپنی مجلس عاملہ کو وصیت کے نظام میں شامل کریں۔اس طرح دوسری جماعتوں کے عہدیدار بھی وصیت کے نظام میں شامل ہوں۔

شعبہ سمعی و بصری کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ نئے پروگرام تیار کر کے بھجوائیں ۔فرمایا آپ لوگ تو بڑی اچھی ڈاکومنٹری بنا کر بھجوا سکتے ہیں ۔سوئٹزرلینڈ بڑا وسیع ملک ہے ۔باہر نکلیں اور مختلف مناظر اور جگہوں کی ڈاکومنٹری تیار کر کے بھجوائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شعبہ صنعت و تجارت کا کام ہے کہ اس کے پاس Data ہو کہ کونسے ایسے فیلڈ ہیں اور کونسی ایسی تجارتیں ہیں جہاں ہمارے باہر سے نئے آنے والے احباب کم رقم کے ذریعہ اپنا کام شروع کر سکتے ہیں ۔اس طرح یہ بھی جائزہ موجود ہونا چاہئے کہ کن کن شہروں میں کون کون سے کام ایسے ہیں جن کے بارہ میں نئے آنے والوں کی رہنمائی کی جاسکتی ہے۔

شعبہ تبلیغ اور تربیت کے تعلق میں بھی حضورانور نے تفصیل سے متعلقہ سیکرٹریان کو ہدایات دیں اور نو مبائعین سے مسلسل رابطہ رکھنے اور ان کی تربیت کرنے کی تاکید فرمائی۔ حضورانور نے فرمایا کہ واقفین نو کا اس پہلو سے جائزہ لینا ضروری ہے کہ وہ باقاعدہ پانچوں وقت کے نمازی ہیں ۔باقاعدہ تلاوت کرنے والے ہیں ،نماز ،قرآن کریم کی تلاوت تو بنیادی چیزیں ہیں۔ اس کی طرف پوری توجہ ہونی چاہئے ان کو قرآن کریم کا مکمل ترجمہ بھی آپ نے پڑھانا ہے اس کے لئے بھی عرصہ معین ہونا چہاھئے کہ اتنے عرصہ میں ترجمہ مکمل کروانا ہے۔

پھر حضورانور نے جلسہ سالانہ کے انتظامات اور شعبہ ضیافت کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ MTA گھروں میں لگوائیں۔ جن کے گھروں میں MTA نہیں ان کو تحریک کریں کہ MTA لگوائیں ۔شعبہ جائیداد کو حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ سٹاک رجسٹر پر اپنا تمام ریکارڈ مکمل کریں۔

حضور انور نے مجلس عاملہ کو نئے سنٹر کیلئے جگہ خریدنے کی ہدایت فرمائی ۔فرمایا بے شک شہر سے دس پندرہ کلومیٹر باہر نکل جائیں ۔لیکن کھلی جگہ لیں اور وہاں تمام سہولیات موجود ہونی چاہئیں ۔دس بجکر تیس منٹ تک یہ میٹنگ جاری رہی۔

اسکے بعد حضور انور پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق زیورخ سے باہر کے علاقوں کی سیر کے لئے روانہ ہوئے ۔جماعت سوئٹزرلینڈ نے سیر کا یہ پروگرام ترتیب دیتے ہوئے خوبصورت اور دلکش مناظر والے علاقوں کو مدّنظر رکھا تھا۔پونے گیارہ بجے مسجد زیورخ سے روانگی ہوئی اور خوبصورت جھیلوں اور سرسبز و شاداب پہاڑیوں کے درمیان سفر کرتے ہوئے قریباً پونے بارہ بجے ’’بَار‘‘ کے علاقہ میں ’’لائم سٹون‘‘ جگہ پر پہنچے جہاں پہاڑوں کے اندر دلچسپ غاریں ہیں ۔ان کو کرسٹل غاریں بھی کہا جاتا ہے۔یہ غاریں پہاڑوں کے اندر مختلف منازل کی شکل میں ہیں ۔غاروں کے اندر بجلی کے ذریعہ روشنی مہیّا کی گئی ہے۔ان غاروں میں صدیوں سے پانی گرنے کی وجہ سے پتھر کرسٹل کی طرح بن چکے ہیں ۔بہت ہی خوبصورت مناظر ہیں ۔ان تمام غاروں کے اندر چھوٹی چھوٹی جھیلیں بھی ہیں ۔ان غاروں کی اونچائی اور چوڑائی اتنی ہے کہ انسان سیدھا چل کر گھوم پھر سکتا ہے ۔تاہم بعض جگہ پر جھک کر گزرنا پڑتا ہے ۔غاروں کے اندر پتھروں کے بہت خوبصورت ستون ایسے نظر آتے ہیں جیسے رسّے کو بل دیئے ہوئے ۔غاروں کی چھتوں سے پتھروں سے ڈھلے ہوئے کرسٹل کی طرح کی اشیاء اس طرح لٹک رہی ہیں جس طرح فانوس لٹکائے جاتے ہیں

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

۔یوں معلوم ہوتا ہے کہ بڑی مینا کاری اور محنت سے یہ چیزیں تیار کی گئی ہیں۔ پہاڑوں کی تہوں میں بھی ایک نئی دنیا ہے۔غاروں کے اندر مختلف ہال نما کھلی جگہیں بھی آتی ہیں جہاں نیچے پانی جمع رہتا ہے اور جھیل کی شکل بن گئی ہے۔ایک ایسی ہی جگہ پر ایک درخت جو کہیں پہاڑ کے اوپر تھا اُس کی جڑیں نہ جانے کتنے پتھروں میں سے گزرتی ہوئی نیچے پانی تک پہنچی ہوئی تھیں اور وہاں سے پانی حاصل کر رہی تھیں۔

ان غاروں کے اندر پتھروں کی مختلف ساخت نے غار کے ہر حصہ کو انفرادی حیثیت دے رکھی ہے۔ ہزاروں سال کے عمل سے پیدا ہونے والی یہ غاریں انیسویں صدی کے آخر میں دریافت ہوئیں۔1992ء کے سفر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بھی ان غاروں کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

ان تاریخی غاروں کو دیکھنے کے بعد جماعت سوئٹزرلینڈ نے پہاڑوں کے نیچے بہنے والے دریا کے کنارے پر ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

قریباً ایک بجے یہاں سے آگے روانگی ہوئی اور جھیلوں کے کنارے پر سفر جاری رہا۔راستہ میں جگہ جگہ قابل دید اور دلکش مناظر تھے۔ایک گھنٹے کے سفر کے بعد دو بجے کے لگ بھگ ’’زوگر برگ‘‘ ایک پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے جہاں ’’مونٹانا‘‘ کے نام سے ایک سکول ہے۔جہاں دنیا کے مختلف ممالک سے بچے آ کر پڑھتے ہیں۔یہ بڑا خوبصورت پُر فضا مقام ہے۔نیچے گہرائی میں ایک وسیع و عریض جھیل ہے، جھیل کے ورے سرسبز و شاداب بلند پہاڑ ہیں۔اس سکول کے ارد گرد کا سارا علاقہ بہت سرسبز و شاداب ہے۔

اس سکول کی انتظامیہ کو جب معلوم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ عالمگیر اس علاقہ میں تشریف لا رہے ہیں تو انہوں نے ہر طرح سے تعاون کو اپنے لئے سعادت سمجھا۔چنانچہ جب حضور انور اس سکول میں پہنچے تو سکول کے ڈائریکٹر نے خود حضور انور کا استقبال کیا۔سکول کے ایک ہال میں نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کیا گیا تھا۔سوا دو بجے حضور انور نے یہاں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنے اہل خانہ کے ساتھ سکول کے ایک ہال کمرہ کی بالکونی میں تشریف لے گئے جہاں سے جھیل کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔سکول سے کچھ فاصلہ پر جماعت نے ایک جگہ کا انتخاب کر کے ایک پکنک اور باربی کیو کا اہتمام کیا ہوا تھا۔تین بجے کے قریب حضور انور اس جگہ پر تشریف لائے اور کھانا تناول فرمایا۔اس تفریحی پروگرام میں قافلہ کے ممبران کے علاوہ نیشنل مجلس عاملہ سوئٹزرلینڈ کے ممبران اور بعض مہمان بھی شامل ہوئے۔کھانے سے فارغ ہو کر حضور انور نے اس علاقہ کی سیر کی اور یہاں سے روانگی سے قبل شعبہ ضیافت نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

سوا چار بجے حضور انور واپس سکول تشریف لائے جہاں سکول کے سربراہ نے حضور انور کی خدمت میں سکول کا تعارف پیش کیا۔حضور انور نے ان سے سکول کے متعلق مختلف سوالات بھی پوچھے۔بعد میں ڈائریکٹر موصوف نے سکول کے تعارف پر مشتمل کتب حضور انور کی خدمت میں پیش کیں۔

اس سکول میں انگریزی اور جرمن زبان میں تعلیم دی جاتی ہے۔یہ ملک کا مہنگا ترین سکول ہے۔سکول کے ساتھ طلباء وطالبات کے علیحدہ علیحدہ ہوسٹلز بھی موجود ہیں۔سکول کی انتظامیہ کی درخواست پر مکرم مشتاق احمد باجوہ صاحب مرحوم سابق مبلّغ سوئٹزرلینڈ اس سکول میں اسلام کی تعلیم پر لیکچر دیتے رہے۔اس طرح دنیا بھر سے آنے والے طلباء نے آپ سے اسلام کی تعلیم حاصل کی۔

چار بجکر چالیس منٹ پر یہاں سے آگے روانگی ہوئی۔ایک دفعہ پھر خوبصورت جھیلوں اور سرسبز و شاداب پہاڑوں کے درمیان سفر شروع ہوا۔ دوران سفر خوبصورت مناظر دیکھنے کیلئے قافلہ کی گاڑیاں رکتی رہیں۔ قریباً آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد ’’Weggis‘‘ نامی گاؤں کے ایک فارم پر رُکے۔ اس فارم میں لوگ Camping کیلئے آتے ہیں۔یہ بھی بہت خوبصورت علاقہ ہے۔فارم کے ایک طرف جھیل ہے اور باقی اطراف پہاڑوں کا سلسلہ ہے۔حضور انور ایدہ اللہ نے فارم کے مختلف حصے دیکھے۔فارم کی مالکہ نے ایک پہاڑی ٹیلہ پر جہاں سے جھیل کا نظارہ بھی کیا جا سکتا تھا حضور انور کے بیٹھنے کا انتظام کیا۔حضور انور اپنے اہل خانہ کے ساتھ وہاں تشریف لے گئے اور چائے نوش فرمائی اور کچھ دیر وہاں تشریف فرما رہے۔

چھ بجے کے قریب یہاں سے زیورخ کیلئے واپسی ہوئی۔واپسی سے قبل حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا نے اس زمیندار خاندان کے بچوں کو تحائف عطا فرمائے۔

ساڑھے آٹھ بجے مسجد محمود زیورخ پہنچے جہاں حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ (باقی اگلے شمارہ میں)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل یکم اکتوبر 2004)

......☆......☆......☆......

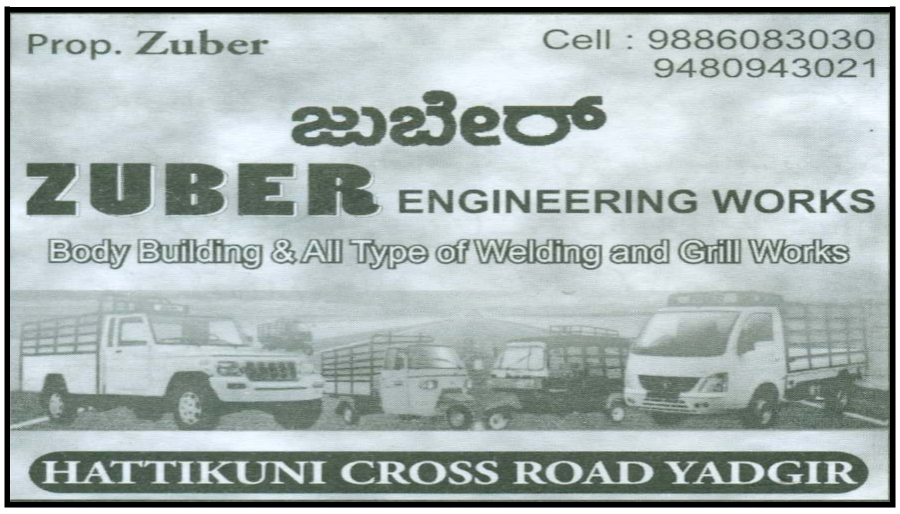

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے میَں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 67)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMAED s/o SYED MANSOOR AHMAED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو مرد بھی اور عورت بھی دونوں اپنی زندگیاں گزارنے کیلئے اس اصول کو ہمیشہ سامنے رکھو کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنی ہیں
اپنے ہر عمل پر نظر رکھنی ہے اور ہمیشہ اپنے کل اور مستقبل کی فکر رکھنی ہے جس میں دنیاوی خواہشات کی فکر نہ ہو بلکہ اخلاقی اور روحانی ترقی کی فکر ہو

اسلام نے عورت پر نئی نسل کو سنبھالنے کی ذمہ داری ڈالی ہے، اگر ایک کے بعد دوسری نسل کو محفوظ رکھ سکتی ہے تو وہ عورت ہے
اگر عورت اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نہ سمجھے اور نہ سمجھنے کی کوشش کرے تو پھر نسلوں کی تربیت کی بھی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی

ماں کے قدموں کے نیچے جنت اس لئے ہے کہ ماں کی تربیت سے ایک بچہ اچھا شہری بنتا ہے۔ ایک بچہ قوم کا سرمایہ بنتا ہے۔ ایک بچہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا بنتا ہے
یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ تربیت میں بھی برکت اسی وقت پڑتی ہے جب اس کے ساتھ دعائیں بھی ہوں اور ماؤں کی دعاؤں کی حالت کو دیکھ کر بچوں میں بھی دعاؤں کی طرف رجحان پیدا ہوتا ہے۔ پس صرف ظاہری تربیت نہیں بلکہ ایک ماں کا دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا بھی ضروری ہے

بیشک باپوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے اور روحانیت اور عبادت میں ان کے معیار اعلیٰ ترین ہونے چاہئیں اور ایک عمر کے بعد لڑکے خاص طور پر باپوں کو دیکھتے ہیں
لیکن بیشمار خط بچوں کے مجھے آتے ہیں کہ ماں کی نیک تربیت اور اس کے نیک عمل کا ہمارے پہ اثر ہے اور باپ ہمارا خیال نہیں رکھتا یا ماں کا خیال نہیں رکھتا
اس کی شکایتیں بچے کرتے ہیں اور اس وجہ سے بعض بچے بگڑ بھی جاتے ہیں، لیکن بہت بڑی تعداد ایسی ہے جنہیں ماؤں کی دعائیں بگڑنے سے بچالیتی ہیں

مائیں اگر پکّا اور مصمّم ارادہ کرلیں کہ ہم نے اپنی نسلوں کو بگڑنے سے بچانا ہے تو نامساعد حالات کے باوجود
باپوں کے اور خاوندوں کے تعاون نہ ہونے کے باوجود، مردوں کے ظالمانہ اور غلط رویّوں کے باوجود بچے دین پر قائم ہوتے ہیں

غیر مسلم پریس کی طرف سے اٹھائے گئے اس اعتراض کا جواب کہ مسجدوں میں عورت امام کیوں نہیں بن سکتی اور یہ کہ کیا کبھی ایسا وقت آئے گا کہ مرد عورتیں ایک ہی جگہ مسجد میں اکٹھے نماز پڑھیں

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بات ہی ہمیشہ رہنے والی اور ہر سُقم سے پاک ہے اور ہر غلطی سے پاک ہے
دنیا والوں کے بنائے ہوئے قواعد اور قانون کبھی غلطیوں اور خامیوں سے پاک نہیں ہوسکتے، اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرنے والے اب خود ہی
اس بات کا اقرار کرنے لگ گئے ہیں کہ بعض جگہوں پر عورت اور مرد کی علیحدگی ہی بہتر ہے، اب بعض جگہ عورتوں اور مردوں کی علیحدہ تنظیم کی باتیں ہونے لگ گئی ہیں

جہاں ماؤں کو اپنی عبادتوں اپنے اخلاق اپنے حیادار لباس کے نمونے اپنے بچوں کے سامنے قائم کرنے ہوں گے تا کہ اپنی کل کو بچاسکیں وہاں میں
مَردوں کو بھی کہوں گا کہ وہ بھی اس پر قائم ہوں اور خاص طور پر جو مرد اور عورت عہدیدار ہیں ان کو کہوں گا کہ وہ اپنے نمونے اپنے بچوں کیلئے دکھائیں

آجکل برقعوں کے بھی عجیب عجیب رواج ہوگئے ہیں جس سے لباس کی زینت نظر آرہی ہوتی ہے، بعض برقعے تنگ ہیں
ایسے حیادار برقعے ڈیزائن کرو جس سے پردہ بھی ہوجائے اور تمہاری سہولت بھی قائم رہے اپنی نمائش کر کے دنیا کی دوڑ میں شامل ہونے کی بجائے
دین کی دوڑ میں شامل ہوں، اپنے اور اپنے بچوں کی کل کو سنواریں، اس دنیا کو بھی جنت بنائیں اور اگلی دنیا کو بھی جنت بنائیں

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 29/اگست 2017ء بروز ہفتہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں مستورات سے خطاب

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ- وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (الحشر:19) اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔ تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

یہ خدا تعالیٰ کا وہ حکم ہے جو مومن مَردوں کیلئے بھی ہے اور مومن عورتوں کیلئے بھی اور نکاح کے وقت پڑھی جانے والی آیات میں سے ایک آیت ہے۔ دونوں مردوں اور عورتوں کو یہ نصیحت ہے کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے کل پر نظر رکھو۔ عموماً ہم دیکھتے ہیں کہ گناہوں اور غلطیوں کی بنیادی وجہ لاپرواہی اور اہمیت کا احساس نہ ہونا ہوتی ہے۔ یعنی اس بات کا احساس اور اہمیت کہ خدا اور اس کا رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ قرآن کریم جو ہمارے لئے ایک لائحہ عمل ہے اس میں ہماری زندگی گزارنے کیلئے کیا کیا احکامات ہیں، اس کا ہم ادراک حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو مرد بھی اور عورت بھی دونوں اپنی زندگیاں گزارنے کیلئے اس اصول کو ہمیشہ سامنے رکھو کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنی ہیں۔ اپنے ہر عمل پر نظر رکھنی ہے اور ہمیشہ اپنے کل اور مستقبل کی فکر رکھنی ہے اور مستقل فکر جس میں دنیاوی خواہشات کی فکر نہ ہو بلکہ اخلاقی اور روحانی ترقی کی فکر ہو۔ یہ فکر رکھنی ہے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ پر سچا اور حقیقی ایمان رکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے کامل وفا رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ پس جب یہ فکر ہماری زندگی کا حصہ بنے گی تو تبھی ہم اپنی زندگی بھی ایک مومن کی طرح گزارنے والے ہوں گے اور عاقبت کے سنوارنے والے بھی بنیں گے۔ اگر ہم اس یقین پر قائم ہیں اور یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور اصل اور دائمی زندگی مرنے کے بعد کی زندگی ہے، اور اگر ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ اس دنیا میں کئے گئے اعمال کی جزا بھی اگلے جہان میں ملتی ہے، اگر ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ خدا تعالیٰ سب طاقتوں کا مالک ہے، اگر اس بات پر ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ ہے اسے ہماری چھپی ہوئی باتوں کا بھی علم ہے اور وہ ہمارے دلوں کی پاتال تک کا بھی علم رکھتا ہے اور ظاہر کا بھی علم رکھتا ہے اور باطن کا بھی علم رکھتا ہے تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس بات پر غور کرنا ہوگا، اسے ہر وقت اپنے سامنے رکھنا ہوگا کہ تم اس بات پر نظر رکھو کہ تم نے اپنے کل کیلئے کیا آگے بھیجا ہے۔ تم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے کیا کام کئے ہیں۔ تم نے اپنے مستقبل کی نسل کو سنبھالنے کیلئے کیا کام کئے ہیں۔ ہماری کل صرف ہماری زندگی کی کل اور مرنے کے بعد کی کل نہیں ہے بلکہ ہماری کل ہماری اولاد بھی ہے۔ اس کی نیک تربیت، اسکے اعلیٰ اخلاق، اس کا دین پر قائم رہنا، اس کا ملک کا وفادار شہری بننا، اسے ہر لحاظ سے ایک اعلیٰ کردار کا مالک ہونا جہاں ہماری اولاد کی زندگی سنوارنے والا اور اس کی عاقبت سنوارنے والا اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گا وہاں اس کی اس نیک تربیت کی وجہ سے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اجر حاصل کرنے والا بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کسی عمل کو بغیر اجر کے نہیں چھوڑتا تو پھر جو کام خالصۃً اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اسکی رضا حاصل کرنے کیلئے کئے جائیں انہیں کس طرح وہ بغیر اجر کے چھوڑے گا۔ اور پھر ہماری کل اس طرح بھی سنورے گی کہ یہ نیک اولاد ہماری نیکیوں کو جاری رکھنے والی اور ہمارے لئے دعائیں کرنے والی ہو گی اور اولاد کی دعائیں پھر ہمیں اگلے جہان میں درجات کے بلند ہونے کا باعث بھی بنارہی ہوں گی۔

پس یہ کل جس پر اللہ تعالیٰ نے نظر رکھنے کا فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ دیکھو کہ تم نے کل کیلئے کیا آگے بھیجا ہے یہ بہت وسیع کل ہے۔ بہت وسیع معنی ہیں۔ اس کل میں اس جہان کے مستقبل کا بھی احاطہ ہوگیا اور اگلے جہان کے مستقبل کا بھی احاطہ ہوگیا۔ اس میں اپنے آپ کو سنوارنے کی بھی نصیحت اور ارشاد آ گیا اور اپنی نسلوں کے ہر لحاظ سے سنوارنے کی بھی نصیحت اور ارشاد آ گیا۔ ایک دنیا دار جہاں تک پہنچنے کی سوچ بھی نہیں سکتا اللہ

تعالیٰ نے اپنے اس حکم میں ہمیں ان منزلوں تک پہنچنے کے راستوں پر ڈال دیا ہے۔ایک دنیادار اپنی کل کیلئے صرف روپیہ پیسہ بچانے کی کوشش کرتا ہے، جائیدادیں بنانے کی کوشش کرتا ہے لیکن روحانیت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی اسے فکر نہیں ہوتی۔لیکن ایک مومن کے لئے حکم ہے کہ تم صرف اس عارضی سامان کی جو اس دنیا کا مادی سامان ہے اس کی ہی فکر نہ کرو۔عارضی سامان دنیا کا کمانا ناجائز نہیں۔جائز ہے۔لیکن صرف اسی کی فکر نہ کرو بلکہ اپنی روحانی زندگی کی بھی فکر کرو۔اگر اولاد کی صحیح تربیت نہیں تو اس دنیا کا عارضی مال و متاع جتنا بھی چھوڑ جاؤ تمہاری اولاد کھا پی کر اسے ختم کر دے گی۔اگر صحیح تربیت نہیں تو غلط کاموں میں پڑ کر وہ قانون کی گرفت میں آ جائے گی اور پھر روپیہ پیسہ اس کے کچھ کام نہیں آئے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک واقعہ بیان فرماتے تھے کہ ایک عورت کا لڑکا اس کا بڑا لاڈلا تھا۔باہر جا کر شرارتیں کرنا، غلط کام کرنا، لوگوں کو چھوٹا موٹا نقصان پہنچانا اس کی عادت تھی۔پھر آہستہ آہستہ چھوٹی چھوٹی چوریاں بھی شروع ہو گئیں۔لوگ بچے کو پکڑ کر ماں کے پاس لاتے تھے۔ماں بچے کی طرفداری کرتی تھی اور اس کے غلط کاموں کو باوجود جاننے کے بھی چھپاتی تھی اور کہہ دیتی تھی کچھ نہیں ہوا۔لوگوں کو کہتی تھی کہ میرا بچہ ایسا نہیں ہے تم الزام لگا رہے ہو۔بچہ اپنی حرکتوں کے ساتھ اور ماں کے غلط لاڈ پیار کے ساتھ بڑا ہوتا چلا گیا اور اس کی عادتیں بھی پکی ہوتی گئیں۔آخر ایک دن وہ لڑکا بڑا ڈاکو اور قاتل بن گیا اور ایک دن اس جرم میں پکڑا بھی گیا۔اسے پھانسی کی سزا ہوئی۔پھانسی کے وقت اس سے پوچھا گیا کہ تمہاری اگر کوئی آخری خواہش ہے تو بتا دو۔اس نے کہا بس میری ایک خواہش ہے کہ میری ماں کو میرے پاس لے آؤ۔جب ماں پاس آئی تو اس نے اس مجرم بیٹے سے کہا ہاں بچے تمہاری آخری خواہش کیا ہے؟۔بیٹے نے ماں کو کہا کہ میں اب مرنے جا رہا ہوں۔مرنے سے پہلے میری خواہش یہ ہے کہ مَیں تمہاری زبان پر پیار کروں، اسے چُوسوں۔ماں نے زبان باہر نکالی تو اس لڑکے نے اس زور سے اسے کاٹا کہ وہ زبان آدھی کٹ کر علیحدہ ہو گئی۔ماں نے تو وہاں چیخنا چلّانا شروع کر دیا۔لوگوں نے اسے لعن طعن کی کہ بدبخت اس آخری وقت میں بھی تُو ظلم سے باز نہیں آیا اور ماں پر اتنا بڑا ظلم کر دیا۔اس نے کہا کہ جب میں غلط کام کرتا تھا اور لوگ مجھے پکڑ کر ماں کے پاس لاتے تھے تو یہ میری اصلاح اور تربیت کرنے کی بجائے میرے غلط کاموں پر میری حمایت کرتی تھی جس سے مجھے جرأت ہوتی گئی اور مَیں اتنا بڑا مجرم بن گیا۔اگر میری ماں شروع میں ہی میری صحیح تربیت کرتی اور میرے غلط کاموں پر غصہ کا اظہار کرتی اور مجھے سمجھاتی اور سزا دیتی تو مَیں اس حد تک نہ پہنچتا۔پس جو زبان میری صحیح تربیت اور اچھی نصائح کے بجائے میرے غلط کاموں پر میری حمایت کرتی رہی ہے اس ماں اور اس زبان کا یہی انجام ہونا چاہئے جو میں نے کیا۔(ماخوذ از ملفوظات، جلد دوم صفحہ 373، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ایک سبق آموز قصہ ہے ان سب ماؤں کیلئے جو وقتی لاڈ پیار کے وقت نہ اپنے کل کو دیکھتی ہیں، نہ اپنے بچوں کے کل کو دیکھتی ہیں، فکر ہے تو صرف دنیا کے مال و متاع کی یا دنیا کی آسائشوں کی۔ہزاروں لوگ روزانہ یہاں دنیا میں دیوالیہ ہوتے ہیں۔آجکل تو ہر جگہ دیکھا جاتا ہے بڑے بڑے بزنس مین بھی جو ہیں بینک کرپٹ ہو جاتے ہیں۔ان کے ماں باپ نے ان کیلئے مکان روپیہ اور پیسہ چھوڑا ہوتا ہے جو قرضوں کی وجہ سے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔کچھ بھی ہاتھ نہیں رہتا۔کوڑی کوڑی کے محتاج ہو جاتے ہیں۔پھر اس وجہ سے خودکشیاں بھی کرتے ہیں یا غلط کاموں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔اگر نیک تربیت ہو تو صرف دنیا کی دوڑ میں نہ پڑے ہوں بلکہ متوازن طبیعت کے حامل ہوں۔دنیا کی نعمتوں سے بیشک فائدہ اٹھائیں لیکن روحانیت کی بھی فکر ہو۔ایک عام غیر احمدی مسلمان عورت کے بچے اگر ایسے ہوں تو ان کی تربیت کا تو انتظام نہیں۔کہہ سکتے ہیں کہ ان کی تربیت نہیں۔لیکن ایک احمدی عورت جس نے زمانے کے امام کو مانا ہے اس کا تو فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی روحانیت کو بھی تیز کرنے کی کوشش کرے۔اپنے بچوں کی تربیت بھی اس نہج پر کرے کہ وہ بجائے دنیا داری میں پڑنے کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔کوئی کہہ سکتا ہے کہ بیشمار لوگ دنیا میں ہیں جو باپ دادے سے دنیاوی لحاظ سے کشائش رکھتے ہیں۔امیر ہیں اور امیر تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔کاروباروں میں دھوکہ دہی بھی کر رہے ہیں۔اَور بھی ان میں برائیاں ہیں۔لیکن پھر بھی ان پر دنیاوی زوال نہیں آیا۔اس کے باوجود ان پر دنیاوی زوال نہیں آیا۔تو اللہ تعالیٰ نے یہاں ہمیں کل پر نظر رکھنے کے لئے کہہ کر اس طرف بھی توجہ دلا دی کہ بیشک یہ دنیا میں اچھی حالت میں ہیں۔بعض لوگ دنیا میں اچھی حالت میں ہوتے ہیں لیکن تم جو ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہو، تم جو زمانے کے امام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہو، تم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام صادق کے بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہو، تم جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ اس زمانے میں ہم نے بیعت کر کے اپنی اصلاح کے سامان مہیا کر لئے ہیں تمہیں بہرحال اپنی کل کو دیکھنا ہو گا اور اُخروی زندگی پر بھی نظر رکھنی ہو گی۔ان لوگوں نے جن کے پاس نہ دین ہے نہ روحانیت ہے انہوں نے اگر اپنی اخروی زندگی پر نظر نہیں رکھی، مرنے کے بعد کی زندگی پر نظر نہیں رکھی تو وہ مجبور ہیں، معذور ہیں۔انہوں نے اس دنیا کو سب کچھ سمجھا اور روحانی کل سے فائدہ نہ اٹھایا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگلا جہان بھی ہے۔ان کے اس دنیا میں غلط کاموں کی سزا اگر یہاں نہیں ملی تو اگلے جہان میں ملے گی۔لیکن تم جو روحانیت کا دعویٰ کرتے ہو تمہیں بہرحال اپنی دونوں دنیاؤں کو دیکھنا ہو گا۔پس ہم جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی جماعت میں شامل ہونے والا کہتے ہیں، ہم جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری شرعی نبی ہیں اور آپ پر اتری ہوئی کامل کتاب قرآن کریم ہماری دنیا و آخرت سنوارنے کیلئے ہمیں ہر لحاظ سے کامل ہدایت عطا کرتی ہے تو پھر ہمیں اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اس کے احکامات پر چلنے کی بھی کوشش کرنی ہو گی۔ہمیں اپنے نمونے اپنی اولادوں کیلئے بھی قائم کرنے ہوں گے تاکہ ہماری کل، ہمارا مستقبل، ہماری نسلیں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرتی چلی جانے والی ہوں۔

اسلام نے عورت پر نئی نسل کو سنبھالنے کی ذمہ داری ڈالی ہے۔اگر ایک کے بعد دوسری نسل کو محفوظ رکھ سکتی ہے تو وہ عورت ہے۔اگر عورت اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نہ سمجھے اور نہ سمجھنے کی کوشش کرے تو پھر نسلوں کی تربیت کی بھی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بات کا کہ ایک حقیقی مسلمان عورت کا کیا مقام ہے اس کو احساس دلانے کیلئے عورت کے بلند مقام کا ذکر فرمایا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی جذباتی اور سطحی ارشاد نہیں فرمایا بلکہ نسلوں کو محفوظ رکھتے چلے جانے کے لئے، ان کی دنیا و آخرت سنوارنے کیلئے عورت کو ایک مقصد حیات دے دیا ہے۔آپ نے ایک فقرے میں عورت کے بلند ترین مقام اور اس کی ذمہ داریوں کی طرف رہنمائی فرما دی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔(کنز العمال جلد 16 صفحہ 192 کتاب النکاح باب الثامن فی بر الوالدین الأم حدیث 45431 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)اس فقرہ میں جہاں عورت کے مقام کے ساتھ خوشخبری وابستہ کی ہے وہاں اِنذار بھی ہے کہ جس ماں کے قدموں کے نیچے جنت نہیں تو وہیں جہنم بھی ہے جس کی مثال میں نے ابھی اس ڈاکو اور قاتل کے واقعہ میں دی ہے۔

پس ماں کے قدموں کے نیچے جنت اس لئے ہے کہ ماں کی تربیت سے ایک بچہ اچھا شہری بنتا ہے۔ایک بچہ قوم کا سرمایہ بنتا ہے۔ایک بچہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا بنتا ہے۔یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ تربیت میں بھی برکت اسی وقت پڑتی ہے جب اس کے ساتھ دعائیں بھی ہوں اور ماؤں کی دعاؤں کی حالت کو دیکھ کر بچوں میں بھی دعاؤں کی طرف رجحان پیدا ہوتا ہے۔پس صرف ظاہری تربیت نہیں بلکہ ایک ماں کا دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا بھی ضروری ہے۔

بیشک باپوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے اور روحانیت اور عبادت میں ان کے معیار اعلیٰ ترین ہونے چاہئیں اور ایک عمر کے بعد لڑکے خاص طور پر باپوں کو دیکھتے ہیں لیکن بیشمار خط بچوں کے مجھے آتے ہیں کہ ماں کی نیک تربیت اور اس کے نیک عمل کا ہمارے پہ اثر ہے اور باپ ہمارا خیال نہیں رکھتا یا ماں کا خیال نہیں رکھتا۔اس کی شکایتیں بچے کرتے ہیں اور اس وجہ سے بعض بچے بگڑ بھی جاتے ہیں۔لیکن بہت بڑی تعداد ایسی ہے جنہیں ماؤں کی دعائیں بگڑنے سے بچا لیتی ہیں۔پس مائیں اگر پکّا اور مصمّم ارادہ کر لیں کہ ہم نے اپنی نسلوں کو بگڑنے سے بچانا ہے تو نامساعد حالات کے باوجود، باپوں کے اور خاوندوں کے تعاون نہ ہونے کے باوجود، مردوں کے ظالمانہ اور غلط رویّوں کے باوجود بچے دین پر قائم ہوتے ہیں۔یہاں مَیں مردوں کو بھی کہوں گا کہ اپنے گھروں کو جنت بنانے میں وہ بھی اپنا کردار ادا کریں، صرف ماؤں پر ذمہ داری نہ ڈالیں کیونکہ مردوں کے گھروں میں محبت کے اظہار اور اپنے فرائض کی ادائیگی اور پھر ماؤں کی نیک تربیت کی طرف توجہ، بچوں کی تربیت میں مزید بہتری پیدا کرتی ہے۔لیکن مائیں بہرحال اس بات کو لے کر نہ بیٹھ جائیں کہ مرد ٹھیک نہیں تو ہم کیا کریں، ہم کس طرح تربیت کریں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا بیشمار خاندان ایسے ہیں جہاں باپوں کے غلط رویّے کے باوجود ماؤں کی وجہ سے بچے دینی لحاظ سے بھی بہترین تربیت یافتہ بن کر نکلتے ہیں اور بہترین شہری بھی بن کر نکلتے ہیں۔اگر لڑکے ہیں تو آئندہ آنے والے خاوند اور باپ اس تربیت کی وجہ سے، ماؤں کی تربیت کی وجہ سے نیکیوں پر قائم ہونے والے خاوند اور باپ بنیں گے۔اعلیٰ اخلاق کے حامل بنیں گے اور اس دنیا میں بھی جنتیں بنانے میں اپنی بیویوں کے مددگار بنیں گے۔پس اگر ایک نسل نہیں تو دوسری نسل کو مائیں سنبھال سکتی ہیں۔یعنی اگر خاوند ٹھیک طرح نہیں سنبھل رہے تو کم از کم اپنے بچوں کو سنبھال کر آئندہ آنے والے باپ اور خاوندوں کو سنبھال لیں۔اگر بیٹیاں ہیں تو اس نیک تربیت کی وجہ سے وہ جنت میں لے جانے والی مائیں بنیں گی۔پس اسلام نے جو ایک اہم ذمہ داری اپنے ایمان لانے والوں پر ڈالی ہے اور جس کو انتہائی خوبصورت اور پُرمعنی الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دیا ہے اسے ہماری عورتوں کو، لڑکیوں کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔

جرمنی میں ایک پریس کی نمائندہ نے سوال کیا اور آجکل یہ ایشو بڑا اٹھا ہوا ہے کہ مسجدوں میں عورت امام کیوں نہیں بن سکتی تو میں نے اسے بتایا کہ مختلف دنوں میں، مختلف حالات میں عورتوں کو نمازوں اور عبادتوں سے بھی چھوٹ ہے۔پھر اسلام میں تقسیمِ کار ہے۔اسلام کہتا ہے کہ یہ مردوں کے کام ہیں اور یہ عورتوں کے کام ہیں۔

یہاں یہ بھی بتا دوں کہ اسلام مَردوں کو تو کہتا ہے کہ تم عورتوں کے کاموں میں ہاتھ بٹاؤ۔ان کے گھر کے کاموں میں بھی ہاتھ بٹاؤ اور کام کرو۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے اور سنّت سے ہمیں اس کی واضح

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

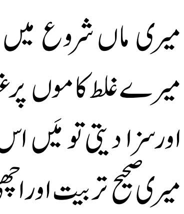

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

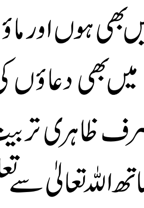

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

مثالیں ملتی ہیں۔ لیکن عورتوں کو نہیں کہتا کہ تم نے ضرور مردوں کے کام بھی کرنے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ کس طرح آپ اپنی بیویوں کے گھروں میں ان کے گھریلو کاموں میں ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری کتاب الادب باب کیف یکون الرجل فی اھلہ حدیث 6039)

تو بہرحال میں نے اس کو یہ جواب دیا کہ اسلام عورتوں کی بعض ذاتی مجبوریوں کی وجہ سے بعض احکامات بجالانے میں رخصت دیتا ہے جو کام کرنے امام کے لئے بھی ضروری ہوتے ہیں۔ نیز اسلام میں عورت اور مرد کی تقسیم کار بھی ہے۔ لیکن ایک امامت کے ایشو کو لے کر جو غیر مسلم ہیں ان کو مسلمانوں سے زیادہ تکلیف ہے اور وہی امامت کے ایشو کو زیادہ ابھارتے اور بگاڑتے ہیں اور بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں۔ اسلام نے عورت کو جو مقام دیا ہے وہ امامت سے بڑھ کر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ کوئی امام تو یہ ضمانت نہیں دے سکتا کہ میرے پیچھے نمازیں پڑھنے والے جنت میں جائیں گے۔ بلکہ اگر امام کے دل میں نماز پڑھتے ہوئے کوئی غلط خیال آجائے تو یہ روایتیں تو ملتی ہیں کہ پیچھے جتنے بھی مقتدی ہیں ان کو غلط خیالات آرہے ہیں تو ان کے گناہ بھی امام کے سر پڑ جاتے ہیں۔ تو جنت کہاں دلوانی ہے ان لوگوں نے۔ لیکن عورت وہ ہستی ہے جو ماں کی حیثیت سے نیک امام بنانے والی ہے اور جنت میں لے جانے والی ہے۔ اچھا شہری بنانے والی ہے۔ اعلیٰ سائنسدان بنانے والی ہے۔ ایک اعلیٰ ملکی سربراہ بنانے والی ہے۔ پس عورت کا بڑا مقام ہے۔ پس ایک حقیقی مسلمان عورت کو، ایک احمدی عورت کو کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

گزشتہ دنوں اس خبر کو بڑا اچھالا گیا کہ جرمنی میں ایک عورت نے ایک مسجد بنائی ہے جس میں عورت امام ہوگی اور عورت اور مرد اکٹھے نماز پڑھیں گے۔ نیز یہ بھی کہ سر کو ڈھانکنے کی، سکارف لینے کی اور پردے وغیرہ کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب یہ عورت یہ بھی کہتی ہے کہ مَیں یوکے (UK) میں بھی جارہی ہوں اور یہاں آکر بھی اسی طرح کی ایک مسجد بناؤں گی جیسی مَیں نے جرمنی میں بنائی تھی۔ تو یہ سب باتیں دین کو نہ سمجھنے کی وجہ ہے اور احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی وجہ ہے۔ جو چیز خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف ہے وہ بدعت ہے جو دین میں شامل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے یا جہالت کی وجہ سے اس کو دین میں شامل کیا جارہا ہے یا اسلام کے خلاف جو قوتیں ہیں وہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت، ایک سازش کے تحت ایسی باتوں کو شامل کر رہی ہیں تاکہ اسلام میں ہی بگاڑ پیدا کیا جائے۔ دوسرے دینوں میں تو بگاڑ پیدا ہو چکا ہے۔ اسلام اگر اپنی اصلی حالت میں ہے تو یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے اس لئے یہ کہتے ہیں اس میں بھی بگاڑ پیدا کیا جائے۔ قرآن کریم یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ سے محفوظ ہے اور اس کے احکامات ہمیشہ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی حفاظت کرتا رہے گا۔ یہ بات اسلام مخالف قوتوں کو برداشت نہیں اس لئے وہ اس میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کریں گے۔ جب قرآن کریم نے واضح طور پر عورت کو حیادار لباس اور پردے کا حکم دے دیا تو پھر اس قسم کی حرکتیں جوان حکموں کے خلاف ہیں کہ اسکارف کی کوئی ضرورت نہیں ہے، لمبے ڈھیلے لباس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، زینت چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ دین میں بگاڑ پیدا کرنے والی باتیں ہیں۔ اور یہ بھی غلط ہے کہ مرد عورتیں اکٹھے کھڑے ہو کر نمازیں پڑھیں۔ جب خدا تعالیٰ نے کہہ دیا کہ علیحدہ علیحدہ رہو تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم اسلام مخالف طاقتوں کے اعتراضوں سے متاثر ہو کر اس کی خلاف ورزی کریں۔

دنیادار جس کی دین کی آنکھ اندھی ہے اس کو یہ احساس ہو ہی نہیں سکتا کہ دین کے احکامات کی اہمیت کیا ہے۔ ایک دفعہ یہاں ایک سیاسی پارٹی کے لیڈر مجھے ملنے آئے۔ کہنے لگے کہ کبھی ایسا وقت آئے گا کہ عورت اور مرد مسجد میں ایک ہی جگہ اکٹھے نماز پڑھیں؟ میں نے اسے بتایا کہ یہ آئے گا نہیں بلکہ آچکا ہے اور ایک زمانہ ہوا گزر بھی چکا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک ہی جگہ نماز ہوا کرتی تھی۔ مرد آگے ہوتے تھے اور عورتیں پیچھے ہوتی تھیں۔ اب بھی ضرورت ہو تو اس طرح ہوسکتا ہے۔ اب تو یہ عورتوں نے اپنی سہولت کے لئے علیحدہ جگہ کر لی ہے تاکہ آزادی سے نمازیں پڑھ سکیں اور آزادی سے اگر کبھی ضرورت ہو تو اپنے سر کے دوپٹے اور چادریں بھی اتار سکیں گو نماز پڑھتے ہوئے نہیں لیکن باقی فنکشنز میں۔ اس کو میں نے بتایا کہ مختلف سوچوں کے مرد ہوتے ہیں۔ نماز ایک عبادت ہے۔ اگر عورتیں آگے ہوں یا مِکس (Mix) ہوں تو عبادت کے بجائے بہت سے مرد ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو عبادت کرنے کے بجائے عورتوں کو ہی دیکھتے رہیں گے، نماز کی طرف ان کی توجہ نہیں ہوگی۔ ہنس کے کہنے لگا کہ تم بالکل ٹھیک کہتے ہو۔ بلکہ بعد میں مجھے دوسرے ذرائع سے پتا لگا کہ بعد میں وہ سیاستدان اپنی مجلسوں میں ذکر کرتا رہا ہے کہ میرے اس سوال کا مجھے یہ جواب ملا ہے جو بڑا منطقی اور حقیقت پر مبنی جواب ہے۔ پس یہ لوگ جو بگڑ کر دین میں بدعات پیدا کر رہے ہیں یہ غلط ہے بلکہ دین سے مذاق کرنے والے ہیں۔ اسلام کے نام پر خود مسلمان ہو کر ایسی باتیں کر رہے ہیں تو دین سے مذاق کر رہے ہیں اور یہ دین کے علم کو نہ سمجھنے اور جہالت کی وجہ سے ہے۔ مسلمانوں کا یہ حال ہونا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی تھی کہ ایسی جہالت مسلمانوں میں پیدا ہو جائے گی جب وہ اس قسم کی حرکتیں کریں گے۔

یا پھر مسلمانوں کی ایک دوسری انتہا ہے کہ دین کے نام پر ظلم کر رہے ہیں، بربریت کر رہے ہیں اور اتنی سختی عورت پر ہو رہی ہے کہ عورت کی کوئی حیثیت ہی نہیں سمجھی جاتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجا ہے کہ اسلام کی تعلیم میں علماء کے غلط رویّوں کی وجہ سے جو افراط اور تفریط پیدا ہو رہی ہے یا اس طرف جھک گئے یا اُس طرف جھک گئے وہ حالت پیدا ہو رہی ہے تو اسے درست کیا جائے۔ اسلام کی تعلیم میں آسانی کے نام پر لوگ جو بدعات پیدا کر رہے ہیں یا اسلام کی تعلیم میں سختی کے نام پر بے جا پابندیاں لگائی جارہی ہیں، جو غلط عمل کئے جارہے ہیں ان سے روکے۔ ان دونوں طرح کے لوگوں کو صحیح راستہ مسیح موعود اور مہدی معہود نے ہی دکھانا تھا جو آپ نے ہمیں دکھایا۔

پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے آپ کو مانا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد بھی ہمارے اندر کوئی احساس کمتری یا دین کو دنیا پر مقدم کرنے میں کمزوری ہے تو یہ قابل فکر اور قابل شرم بات ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بات ہی ہمیشہ رہنے والی اور ہر سُقم سے پاک ہے اور ہر غلطی سے پاک ہے۔

دنیا والوں کے بنائے ہوئے قواعد اور قانون کبھی غلطیوں اور خامیوں سے پاک نہیں ہو سکتے۔ ابھی گزشتہ دنوں میں ایک خبر آئی تھی کہ سویڈن میں ایک عورت جو میوزک کے بڑے بڑے کنسرٹ کرتی ہے۔ اس نے اعلان کیا ہے کہ ہر سال جو اُن کا بہت بڑا (concert) ہوتا ہے اس میں اس دفعہ صرف عورتیں آئیں گی اور مرد نہیں بلائے جائیں گے اور وجہ یہ بیان کی کہ کیونکہ گزشتہ سالوں کے تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ مرد آکر عورتوں کے ساتھ بڑی بیہودگی کرتے ہیں بلکہ ریپ (rape) تک نوبت آجاتی ہے۔ اب یہ نتیجہ ہے جو مرد عورت کو اکٹھا رکھنے کا سامنے آیا ہے۔ اس لئے اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اگر معمولی سا بھی امکان ہو کہ کوئی غلط کام ہو سکتا ہے تو اس غلط کام سے بچو، اس امکان سے بچو۔

اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرنے والے اب خود ہی اس بات کا اقرار کرنے لگ گئے ہیں کہ بعض جگہوں پر عورت اور مرد کی علیحدگی ہی بہتر ہے۔ اب بعض جگہ عورتوں اور مردوں کی علیحدہ تنظیم کی باتیں ہونے لگ گئی ہیں۔ دنیاوی معاشرے میں بھی اس بات کا احساس پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے کہ عورت اور مرد کی علیحدہ شناخت اور علیحدہ رہنا ہی ٹھیک ہے۔ جو ہم پر سیگریگیشن (segregation) کا الزام لگاتے تھے، اعتراض کرتے تھے اب خود یہ تسلیم کرنے لگ گئے ہیں کہ بعض جگہوں پر یہ علیحدگی ہونی چاہئے۔

http://www.bbc.com/news/entertainment-arts-40504452

پس ایک احمدی مسلمان عورت کو اس بات پر کامل یقین ہونا چاہئے کہ آخر کار ہماری تعلیم ہی کامیاب ہونے والی ہے اور عورت کی آزادی کے نام پر ان کی کوششیں ناکام و نامراد ہوں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری اس بارے میں رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں کیوں ضروری ہے کہ عورت اور مرد علیحدہ رہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ

''اسلامی پردہ کی یہی فلاسفی اور یہی ہدایت شرعی ہے۔ خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے۔ یہ اُن نادانوں کا خیال ہے جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے۔''
فرمایا کہ ''بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچا لینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غضِ بصر کہتے ہیں۔''
(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 344)

اگر کہیں مجبوری ہے تو بڑی نیم وا آنکھوں سے دیکھنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے لیکن عموماً اپنی نظریں نیچی رکھو اور اپنے آپ کو غلط جگہ نظر ڈالنے سے بچاؤ اور یہ چیز ہی غضِ بصر کہلاتی ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ بے پردگی پر زور دیتے ہیں اور اس حوالے سے عورت کی آزادی کے نعرے لگاتے ہیں تو اس سے فسق و فجور بڑھے گا۔ دین سے دور ہٹو گے اور برائیوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے یعنی عورتوں کی عفّت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو۔ مردوں کو بھی نصیحت کی اور ان کی حالت کا بھی بیان فرمایا کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں، نہ خدا کا خوف رہا ہے، نہ آخرت کا یقین ہے۔ دنیاوی لذّات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 134 تا 135، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس سب سے اوّل ضروری ہے کہ آزادی اور بے پردگی سے پہلے مَردوں کی اخلاقی حالت درست کرو اگر یہ درست ہو جاوے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات سے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔

یہ بات جو آپ نے فرمائی یہی بات اس عورت نے بھی کہی جو کنسرٹ آرگنائز کرتی ہے جس کے بارے میں ابھی میں نے بتایا کہ اس نے کہا کہ ہم اس وقت تک مردوں اور عورتوں کو اکٹھے نہیں رکھ سکتے جب تک مردوں

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

کو یہ سمجھ نہ آ جائے اور ہمیں یہ یقین نہ ہو جائے کہ عورت کی کس طرح عزت کرنی ہے اور اپنے جذبات کو کس طرح قابو کرنا ہے۔ آج ایک جگہ سے یہ آواز اٹھی ہے چاہے وہ ناچ گانے کی مجلس کی آواز ہی ہو، اس کے حوالے سے ہی ہو، کم از کم خیال تو آیا ان کو کہ مرد عورت کے ایک جگہ ہونے میں کس طرح کی برائیاں پیدا ہوسکتی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ وہ باتیں جو دین نے ہمیں سینکڑوں سال پہلے بتا دیں اور وہ باتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کھول کر سوا سو سال پہلے بیان فرما دیں وہ اب تجربے کے بعد آزادی کے نام پر بے حیائیوں کے پھیلنے کے بعد انکو سمجھ آ رہی ہیں۔ آخر ایک دن ان کو مکمل طور پر یہ ماننا پڑے گا کہ اسلام کی تعلیم ہی قائم رہنے والی تعلیم ہے۔ یہی تعلیم ہے جو انسان کو انسانوں کے دائرے میں رکھنے کیلئے مکمل ہدایت دیتی ہے۔

پس ایک حقیقی مسلمان عورت کو کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم دو کشتیوں میں پاؤں نہیں ڈال سکتے۔ ڈوب جائیں گے۔ اگر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے تو پھر دین کو مقدم کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر نظر رکھنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مرد اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ یہ پہلے مَردوں کو حکم ہے اور غضِ بصر سے کام لیں اور عورتوں کو بلا وجہ نہ دیکھیں اور ان کی مجلسوں میں نہ جائیں۔ پھر اگر اس پر عمل کریں گے تو پھر ہی مردان برائیوں سے بچ سکتے ہیں اور اپنی دنیا و آخرت سنوار سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پھر عورتوں کو بھی فرماتا ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو اور اپنی زینت کو غیر مردوں سے چھپاؤ اور اپنی حیا کو قائم کرو۔ اگر یہ عورتیں کریں گی تو اس پر عمل کر کے ہی اپنی اور اپنی نسلوں میں حیا کو قائم کرنے کا ان کو موقع ملے گا۔

پس جہاں ماؤں کو اپنی عبادتوں، اپنے اخلاق، اپنے حیادار لباس کے نمونے اپنے بچوں کے سامنے قائم کرنے ہوں گے تا کہ اپنی کل کو بچا سکیں وہاں میں مردوں کو بھی کہوں گا کہ وہ بھی اس پر قائم ہوں اور خاص طور پر جو مرد اور عورت عہدیدار ہیں ان کو کہوں گا کہ وہ اپنے نمونے اپنے بچوں کیلئے دکھائیں۔ عورت عہدیداروں کے نمونے بھی ضروری ہیں۔ صرف عہدہ لینا، لجنہ کا کام کرنا کافی نہیں ہے۔ ان کو ان باتوں کا خیال رکھنا ہوگا کہ کس طرح انہوں نے اپنے گھروں کیلئے بھی اور اپنے ماتحت کام کرنے والیوں کیلئے بھی اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔

آجکل برقعوں کے بھی عجیب عجیب رواج ہو گئے ہیں۔ بعض لوگ پیٹ تک بٹن بند کرتے ہیں اس کے بعد عجیب کاٹ سے برقعے کھلے ہو جاتے ہیں جس سے لباس کی زینت نظر آ رہی ہوتی ہے۔ ٹیڑھی کاٹ کے برقعے ہوتے ہیں۔ کپڑوں کی نمائش کروا رہی ہوتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بھی برقعوں پہ اعتراض ہوتا تھا۔ آپ نے اس وقت بھی فرمایا کہ بعض برقعے ایسے ہیں جو سامنے سے کپڑوں کی نمائش کرتے ہیں نظر آتے ہیں۔ لوگ جو اعتراض کرتے ہیں کہ بعض برقعے پیچھے سے تنگ ہیں۔ اُس زمانے میں بھی یہی باتیں تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اعتراض مجھے لوگوں کی طرف سے پہنچ رہے ہیں کہ یا سامنے سے کھلے ہوتے ہیں یا پیچھے سے صحیح نہیں ہوتے تو اس وقت آپ نے لجنہ کو کہا تھا کہ تم لوگ خود اپنے ایسے حیادار برقعے ڈیزائن کرو۔ تم لوگ جانتی ہو کس طرح کرنا ہے کہ جس سے پردہ بھی ہو جائے اور تمہاری سہولت بھی قائم رہے۔ (ماخوذ از مستورات سے خطاب، انوار العلوم جلد 12 صفحہ 560 تا 561)

پس آج بھی اسی چیز کی ضرورت ہے کہ ایسے برقعے پہنیں جو پردے کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور آپ کو سہولت سے کام کرنے میں روک بھی نہ پڑے۔ اگر اپنے لباس کی زینتوں کو اسی طرح کھلے لباس کر کے دکھائیں گی تو پھر یہ امید نہ رکھیں کہ مَردوں کی نظریں نہیں پڑیں گی۔ مردوں کی نظریں بھی پھر نیچے سے اوپر تک مکمل جائزہ لیں گی اور اس حوالے سے بعض مسائل بعض جوڑوں میں، بعض گھروں میں، بعض شادی شدہ لوگوں میں، میاں بیوی میں پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اس لئے مَیں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اپنی نمائش کر کے دنیا کی دوڑ میں شامل ہونے کی بجائے دین کی دوڑ میں شامل ہوں۔ اپنے اور اپنے بچوں کی کل کو سنواریں۔ اس دنیا کو بھی جنت بنائیں اور اگلی دنیا کو بھی جنت بنائیں اور یہ اس وقت ہوسکتا ہے جب اللہ تعالیٰ ہر کام میں مقدم ہو۔ کل بھی میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بتایا تھا کہ ہر کام میں یہ چیز ہو کہ میں نے خدا کے لئے یہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ **وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ** (الرحمٰن:47)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''یاد رکھو جو خدا تعالیٰ کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے۔ ان کو دونو جہان کی نعمتیں دی جاتی ہیں۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ** (الرحمٰن: 47) اور یہ اس واسطے فرمایا کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میری طرف آنے والے'' یعنی خدا تعالیٰ کی طرف آنے والے ''دنیا کھو بیٹھتے ہیں۔ بلکہ ان کیلئے دو بہشت ہیں۔'' فرمایا ''ان کے لئے دو بہشت ہیں۔ ایک بہشت تو اس دنیا میں اور ایک جو آگے ہوگا۔'' (ملفوظات، جلد 10، صفحہ 78، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم کل پر نظر رکھیں تا کہ اس دنیا کی جنت کے حاصل کرنے والے بھی ہوں اور اگلے جہان کی جنت کے حاصل کرنے والے بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کسی عورت کی آزادی کو ختم کرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ عورت اور مرد اپنے اپنے دائرے میں رہیں تا کہ اس دنیا کا معاشرہ بھی حسین بن کر جنت کا نمونہ پیش کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنے کی وجہ سے اگلے جہان میں بھی جنتوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو اور وہ دونوں جہان کی جنت حاصل کرنے والی ہوں۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 20 اکتوبر 2017)

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ صالحہ تسنیم خان واقفۂ نو کا ہے، جو مکرم عبدالمجید خانصاحب (بلجیم) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم قاصد احمد ملک ابن مکرم مظفر احمد ملک صاحب یو کے کے ساتھ بارہ ہزار پانچ صد پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ نمود سحر ملک بنت مکرم مظفر احمد ملک صاحب یو کے کا ہے جو عزیزم ناصر الدین احمد صدیقی ابن مکرم نور الدین احمد صدیقی صاحب مرحوم (جرمنی) کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اب ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ یہ رشتے ہمیشہ قائم رہنے والے ہوں اور ان کی آگے نسلیں بھی احمدیت پر قائم رہنے والی ہوں۔ آمین۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 22 ستمبر 2017)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 ستمبر 2017 بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم فاروق احمد صاحب (لندن)
(ابن مکرم انصار احمد صاحب آف قادیان)

یکم ستمبر 2017ء کو لمبی علالت کے بعد 44 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ**۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، کم گو، ملنسار، چندہ جات و دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، خلافت کے فدائی، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے ایک پولش نومبائع خاتون سے شادی کی جس نے بیماری کے دوران آپ کی بڑی دلجمعی کے ساتھ خدمت کی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ والدین اور بہن بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ، ربوہ
(بنت حضرت میاں عبداللہ صاحب رضی اللہ عنہ)

21 جون 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ**۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں کریم بخش صاحبؓ کی نواسی اور حضرت میاں عبداللہ صاحبؓ کی بیٹی تھیں۔ مقامی طور پر لجنہ کی سیکرٹری اشاعت کے علاوہ مختلف خدمات بجالاتی رہیں اور گھر گھر جا کر رسالہ مصباح تقسیم کرتی تھیں۔ بچوں کو قرآن شریف پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ بہت مخلص، باوفا اور نیک خاتون تھیں۔ مہمان نوازی کا خلق نمایاں تھا۔ خلافت سے بہت عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

جماعتی رپورٹیں

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ دہلی

مجلس انصار اللہ دہلی نے مورخہ 17 ر ستمبر 2017 کو اپنا چھٹا ایک روزہ سالانہ اجتماع مسجد بیت الہادی دہلی میں منعقد کیا۔ مکرم مولانا زین الدین حامد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ اجتماع کے پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر اور اجتماعی دعا کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں 13 انصار نے حصہ لیا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اختتامی تقریب مکرم مولانا زین الدین حامد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم انور رضا خان صاحب نے کی۔ صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ مکرم ڈاکٹر بلال احمد رضوی صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے مختصر تعارفی تقریر کی اور سالانہ رپورٹ پیش کی۔ بعدہ مکرم امیر صاحب دہلی اور مکرم قائد صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے تقریر کی۔ آخر پر مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے اجتماع میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو انعامات دیئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(داؤد احمد، زعیم انصار اللہ دہلی)

تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ 'علی جی کا باڑیہ' راجستھان میں مورخہ 8 ر اکتوبر 2017 کو مکرم دیوا کاٹھات صاحب امیر ضلع پالی راجستھان کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز پرمود کاٹھات نے کی۔ نظم عزیز محبوب کاٹھات نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے نماز باجماعت کی اہمیت اور برکات کے موضوع پر تقریر کی۔

(راشد احمد، معلم سلسلہ پالی، راجستھان)

مورخہ 29 ر اکتوبر 2017 کو احمدیہ مشن بلار پور میں مکرم محسن قریشی صاحب صدر جماعت بلار پور کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ اسلم صاحب نے کی۔ نظم مکرم منور علی صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی شہادت خان صاحب معلم سلسلہ نے بعنوان ''خلافت کی اہمیت و برکات''، عزیزم محمد اخلاق خان نے بعنوان ''خدمت دین کو ایک فضل الٰہی جانو''، مکرم شیخ منیر احمد صاحب معلم سلسلہ نے بعنوان ''نماز کی اہمیت'' اور خاکسار نے اصلاح اعمال کے موضوع پر تقریر کی۔ دوران تقاریر ناصرات الاحمدیہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام ''نونہالان جماعت سے خطاب'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ آخر پر صدر جلسہ نے ''تربیت اولاد'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(انصار علی خان، مبلغ انچارج چندر پور مہاراشٹر)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جماعت احمدیہ چنداپور، صوبہ تلنگانہ میں مورخہ 17 ر اکتوبر 2017 کو مکرم محمد منیر احمد صاحب امیر ضلع نظام آباد کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد تین نظمیں اور چار تقاریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر ہوئیں۔ جلسہ میں 115 احباب و مستورات نے شرکت کی۔ اس موقع پر احباب جماعت کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔

(شریف خان، مبلغ انچارج نظام آباد، تلنگانہ)

جماعت احمدیہ پارولی، مورینہ صوبہ ایم پی میں مورخہ 29 ر اکتوبر 2017 کو مکرم اکرم خان صاحب سیکرٹری امور عامہ مورینہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم سمیر احمد نے کی۔ مکرم اکرم خان صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے تقریر کی۔ اس کے بعد ایک کوئز کا پروگرام ہوا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں بچوں اور بڑوں سے سوالات پوچھے گئے۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں بعض زیر تبلیغ دوست بھی شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو بابرکت کرے۔ آمین۔

(حلیم خان شاہد مربی سلسلہ، مورینہ، پارولی، صوبہ ایم. پی)

تربیتی کیمپ

جماعت احمدیہ کیرنگ اڈیشہ میں مورخہ 27 ر ستمبر تا 5 ر اکتوبر 2017 احمدیہ مسجد کیرنگ میں سات روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 350 طلبا نے حصہ لیا۔ افتتاحی تقریب 27 ستمبر کو منعقد ہوئی۔ روزانہ صبح دس بجے سے بارہ بجے تک کلاس لی جاتی رہی جس میں قرآن مجید، احادیث نبویہ، نماز اور دیگر دینی معلومات کا درس ہوا۔ 35 طلبا نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کلاس کا طلبا پر بہت اچھا اثر ہوا اور کئی طلبا نے مزید دینی تعلیم کے حصول کے لیے جامعہ احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خواہش کو قبول فرمائے آمین۔

(جمال شریعت احمد، مبلغ انچارج کیرنگ اُڈیشہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

MBBS IN BANGLADESH
SAARC FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

SEELIN TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

طالب دعا: شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 9-November-2017 Issue 45

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

قربانی کی مثالیں صرف احمدی کا ہی خاصہ ہیں، چاہے وہ بچے ہوں یا بڑے ہوں اور دنیا کے کسی بھی خطہ میں رہنے والے ہوں

اللہ تعالیٰ کرے کہ قیامت تک جماعت میں ایسے بچے اور بڑے پیدا ہوتے رہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں کرنے کا جوش اور جذبہ رکھنے والے ہوں اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں

تحریک جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3؍نومبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل قرآنی آیت کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا: لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ۔ اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وہ مضمون بیان فرمایا ہے جس کا سب سے بڑھ کر اظہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کیا۔ جنہوں نے اپنا مال اپنی جان اپنا وقت دین کیلئے قربان کیا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ’’اَلۡبِرَّ‘‘ کی حقیقت کو سمجھا اور جو نیکیوں کا اعلیٰ ترین معیار تھا، جو تقویٰ کا اعلیٰ معیار تھا، جو اخلاق کا اعلیٰ معیار تھا، جو مالی قربانی کرنے کا اعلیٰ معیار تھا، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا اعلیٰ معیار تھا، اسے حاصل کرنے کی کوشش کی۔

پس یہی وہ روح اور معیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جب انسان اپنی پیاری ترین چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اس کو بڑھا کر دیتا ہوں اور سات سو گنا تک بھی دے سکتا ہوں اور اس سے زیادہ بھی دے سکتا ہوں تو جب احمدی یہ قربانی کرتے ہیں تو ان کو یہ بھی یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑھا کر دے گا اور ہمارے سے بھی یہ سلوک کرے گا۔ احمدی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق خرچ کرتے ہیں جس میں آپ نے فرمایا کہ جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا چاہے وہ کھجور کے برابر کمائی ہو اور اسے بڑھاتا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ فرمایا کہ جیسے تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے اور اسے بڑا جانور بنا دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب اس زمانے میں جب ہم یہ پڑھتے ہیں، یہ باتیں سنتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سنتے ہیں تو یہ کوئی پرانے قصے کہانیاں نہیں ہیں بلکہ آج بھی قربانیاں کرنے والوں کو ذاتی تجربات ہوتے ہیں اور پھر یہ بات ان کے وسائل میں بھی وسعت پیدا کرتی ہے جو وہ قربانیاں کرتے ہیں اور ان کے ایمان میں بھی اضافہ کرتی ہے چنانچہ چند ایک واقعات میں بیان کرتا ہوں۔

کیمرون افریقہ کا ایک ملک ہے وہاں کے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ وہاں کے معلم ابوبکر صاحب نے بتایا کہ ایک احمدی نے جو پچھلے سال بیروزگار تھے عبداللہ ان کا نام ہے، اور اتنے برے حالات تھے کہ اپنے فیملی کو سنبھالنا بھی ان کیلئے مشکل تھا نماز جمعہ میں ایک دن آئے۔ نماز جمعہ کے بعد جب سیکرٹری صاحب نے تحریک جدید کیلئے اعلان کیا تو عبداللہ صاحب کے پاس جیب میں دس ہزار فرانک سیفہ تھے انہوں نے اعلان سنتے ہی ساری رقم تحریک جدید کیلئے دے دی۔ کچھ دنوں کے بعد دوبارہ سینٹر میں آئے تو کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ نے میرا چندہ قبول کر لیا اور ایک ہفتے کے اندر ایک پرائیویٹ کمپنی نے مجھے کام دیا ہے اور میری تنخواہ ایک لاکھ فرانک سیفہ مقرر ہوئی ہے جو میرے چندے سے دس گنا زیادہ ہے جو ہر ماہ مجھے ملے گی۔ کہتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے اس لئے اب میں پہلے ماہ کی تنخواہ بھی جماعت کو چندہ میں دیتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا: یہ غریب لوگ ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کس طرح ان تجربات سے گزارتا ہے، کس طرح برکات سے نوازتا ہے۔

مالی فریقہ کا ایک ملک ہے، وہاں کے ایک شخص لاسینا صاحب کو تین چار سال پہلے بیعت کی توفیق ملی۔ انہوں نے اپنی معمولی آمد سے پانچ سو فرانک سیفہ چندہ دے دیا اور کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں شمولیت اور چندہ جات کی ادائیگی سے پہلے کاروبار ٹھیک نہیں تھا لیکن چندے کی برکت سے کاروبار میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکت ڈالی ہے۔ اللہ کے فضل سے وہ موصی بھی ہیں اور پانچ سو کی بجائے، اب پینتیس ہزار فرانک سیفہ ماہوار چندہ ادا کرتے ہیں۔ ان کے غیر احمدی دوست ان کے کاروبار میں اضافہ کو دیکھ کے سمجھتے ہیں کہ شاید جماعت ان کی مالی مدد کر رہی ہے۔

انڈیا بنگلور کے ایک مخلص نوجوان بے روزگار تھے اور نوکری نہ ہونے کی وجہ سے گھر کی ماہوار قسط بھی نہیں ادا کر سک رہے تھے انسپکٹر صاحب تحریک جدید کہتے ہیں کہ میں ان کے گھر گیا لیکن جب سیکرٹری نے مجھے ان کے حالات بتائے تو میں خاموش ہو گیا کوئی بات نہیں کی لیکن موصوف نے خود ہی مجھے پوچھا کہ آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے اس پر میں نے کہا کہ مجھے آپ کے حالات کا پوری طرح علم نہیں تھا۔ میرا آپ سے ایک لاکھ روپے تحریک جدید کا وعدہ لینے کا ارادہ تھا لیکن اب آپ کے حالات کا پتا لگا ہے تو میں خاموش ہو گیا۔ آپ اپنی استطاعت کے مطابق جو چاہیں لکھوا دیں۔ اس پر موصوف نے کہا کہ آپ ایک لاکھ روپے کا وعدہ لکھ لیں۔ اللہ پر توکل کرتا ہوں انشاء اللہ ادائیگی ہو جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا دوبارہ ان کو ملازمت مل گئی اور بہت اعلیٰ ملازمت ملی اور دو سال کا انہوں نے وعدہ بھی ادا کر دیا پچھلے سال کا بھی اور اس سال کا بھی۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی اکثریت اس بات کا ادراک رکھتی ہے کہ یہ زمانہ جو تکمیل اشاعت اسلام کا زمانہ ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے، جو مختلف زبانوں میں قرآن کریم کی اشاعت اور ترجمہ کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت اور جماعت کے لٹریچر کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ مساجد کی تعمیر کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ مشن ہاؤسز کے قیام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ جامعات کے قیام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ تو جب یہ ساری چیزیں احمدیوں کے علم میں آتی ہیں اور ان کو پتا ہے کہ اس کے لئے مالی قربانی کی بھی ضرورت ہے تو پھر وہ مالی قربانی کرتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ پر یقین ہے کہ وہ ان کی قربانیوں کو اس دنیا میں بھی نوازتا ہے اور اگلے جہان میں بھی نوازے گا انشاء اللہ۔ اگر کہیں کمی ہے تو بعض دفعہ یہ ضرور دیکھا گیا ہے کہ انتظامیہ کی طرف سے لوگوں کو توجہ نہیں دلائی جاتی۔

حضور انور نے فرمایا: یہ بات آج بھی بالکل درست ہے۔ جب توجہ دلائی جائے تو پھر توجہ ہوتی ہے لوگوں کی، اور اسی وجہ سے اب تحریک جدید اور وقف جدید میں، جب میں نے کہا تھا کہ تعداد بڑھائیں تو تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔

حضور انور نے بچوں کی بھی مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات سنائے اور فرمایا: پس یہ قربانی کی مثالیں صرف احمدی کا ہی خاصہ ہیں چاہے وہ بچے ہوں یا بڑے ہوں اور دنیا کے کسی بھی خطہ میں رہنے والے ہوں۔ بچوں کی قربانیاں حقیقت میں نیک فطرت کی آواز ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ قیامت تک جماعت میں ایسے بچے اور بڑے پیدا ہوتے رہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں کرنے کا جوش اور جذبہ رکھنے والے ہوں اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ نومبر میں تحریک جدید کے سال کا اعلان ہوتا ہے آج میں تحریک جدید کے چوراسیویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے گزشتہ سال کے کچھ کوائف پیش کروں گا۔ جو رپورٹس اب تک آئی ہیں ان کے مطابق اس سال تحریک جدید کے مالی نظام میں ایک کروڑ پچیس لاکھ اسی ہزار پاؤنڈ مالی قربانی جماعت کو پیش کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ یہ وصولی گزشتہ سال کے مقابل پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پندرہ لاکھ تینتالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے اور مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان کو نکال کر جرمنی پہلے نمبر پر ہے، نمبر دو برطانیہ ہے نمبر تین امریکہ نمبر چار کینیڈا نمبر پانچ بھارت نمبر چھ آسٹریلیا نمبر سات انڈونیشیا اور آٹھ مڈل ایسٹ کی جماعت ہے اسی طرح نو بھی مڈل ایسٹ کی جماعت ہے دسویں نمبر پر غانا ہے۔ (اس کے بعد حضور انور نے دس ممالک کی دس بڑی جماعتوں کی چندہ کے اعتبار سے ترتیب بیان فرمائی)

انڈیا کے دس جماعت ترتیب وار اس طرح ہیں: کیرالہ، کرناٹک، جموں کشمیر، تلنگانہ، تامل ناڈو، اڑیسہ، پنجاب، بنگال، دہلی اور مہاراشٹر۔

دس جماعتیں جو ہیں بڑی: کالی کٹ کیرالہ، پتھا پریم کیرالہ، قادیان، حیدرآباد، کلکتہ، بنگلور، کینانور ٹاؤن، پینگاڈی، ماتھوٹم، کرولائی۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ فرمایا میں مختصراً ایک اور تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں جو یو.کے کیلئے عمومی ہے اور دنیا کے مخیر حضرات جو ہیں، جو صاحب حیثیت ہیں ان کیلئے ہے فرمایا تقریباً دو سال کا عرصہ گزر گیا مسجد بیت الفتوح میں جب ایک حصہ کو آگ لگی تھی، اس کی تعمیر نو کا منصوبہ ہے۔ کافی بڑا منصوبہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جب منصوبہ دیا تھا تو یہ فرمایا تھا کہ سات آٹھ ہزار لوگ جس میں آ سکیں تو ضروریات پوری ہو جائیں گی لیکن مسجد کی جو گنجائش تھی ہالوں سمیت دس ہزار کے قریب لوگ اس میں سما سکتے تھے لیکن وہ گنجائش بھی دو تین سال کے بعد ہی کم ہو گئی پھر یہاں انتظامیہ کو اعلان کرنا پڑتا تھا کہ دوسری جماعتوں کے لوگ یہاں عید کی نماز پڑھنے نہ آئیں اپنے علاقوں میں پڑھیں۔

حضور انور نے فرمایا: بہرحال ضرورت تو ہے اور جس حد تک ہم اس کو بہتر اور بڑا کر کے بنا سکتے ہیں ہمیں بنانے کی کوشش کرنی چاہئے وہ لوگ جن کو پہلے اس کی تعمیر میں حصہ لینے کا موقع نہیں ملا انہیں تو ضرور کوشش کر کے حصہ لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ یو.کے جماعت کا منصوبہ ہے اس لئے یو.کے کے احمدیوں کا ہی کام ہے جماعت کو اس میں حصہ لینا چاہئے اور باہر کی دنیا کے بھی مخیر احباب جو ہیں اس میں حصہ لیں۔ ذیلی تنظیموں کو بھی ذیلی تنظیموں کی حیثیت سے، جماعتوں کو جماعتوں کی حیثیت سے، بڑی بڑی جماعتیں جو ہیں اُنہیں حصہ لینا چاہئے کیونکہ سارا سال ہی اب تو یہاں باہر سے مہمان آتے ہیں اور یو.کے جماعت ہر مہینے ان کی مہمان نوازی بھی کرتی ہے بلکہ تعداد اب تو ہزاروں میں ہو گئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس جو پہلے اس قربانی میں حصہ نہیں لے سکے انہیں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ تین سال کے عرصہ میں اپنی رقم کے وعدے جو بھی کریں ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں لیکن کم از کم تیسرا حصہ پہلے سال میں ہی ضرور ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور یو.کے جماعت کو اس منصوبے کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم عادل حمود ناخوزہ صاحب آف یمن کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا اعلان فرمایا اور آپکے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad